بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا (القرآن)

29
33 - 35
314

مقدمة التجويد

مؤلفہ

ابو عطاء المصطفیٰ قاری محمد یوسف صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
اُمّہ پبلی کیشنز
۱۹۔ ایبٹ روڈ، مقابل ٹی وی اسٹیشن۔ لاہور
فیکس: ۶۳۶۴۱۵۷ فون: ۶۳۶۸۳۶۴

2 of 1

نام کتاب ——— مقدمۃ التجوید

مؤلف ——— ابو عطاء المصطفٰے قاری محمد یوسف صدیقی

تیسواں ایڈیشن ——— جنوری ۲۰۰۴ء

84521

تعداد ——— گیارہ سو

اہتمام ——— صاحبزادہ قاری جمیل احمد

عطاء المصطفٰے (مدنی) صدیقی

ناشر ——— امہ پبلی کیشنز

قیمت ——— ۵۰ روپے

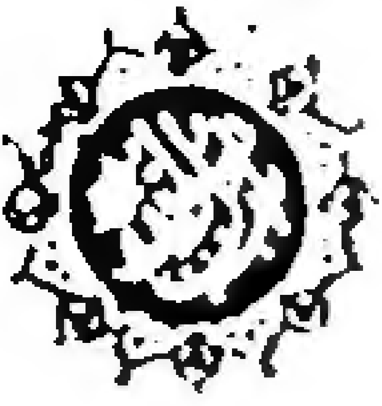
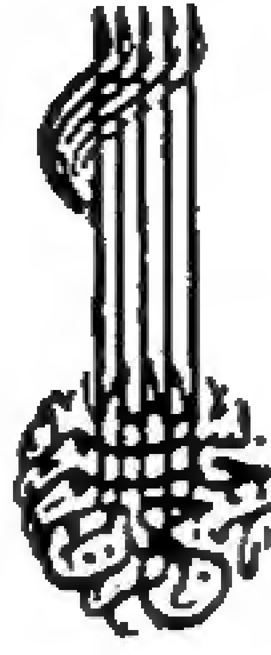
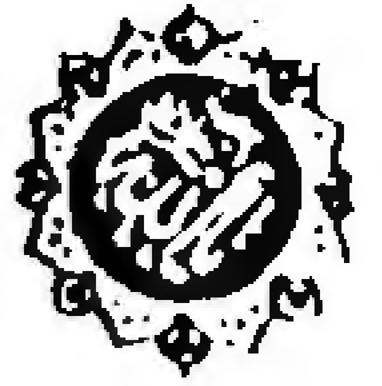


مکتبہ صدیقیہ۔ جامعہ صدیقیہ سراج العلوم بیرون مستی گیٹ لاہور۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور۔

مکتبہ قادریہ (جامعہ نظامیہ رضویہ) اندرون لوہاری گیٹ۔ لاہور

مکتبہ اویسیہ ۳۶۴ ای۔ گلشن راوی۔ لاہور

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

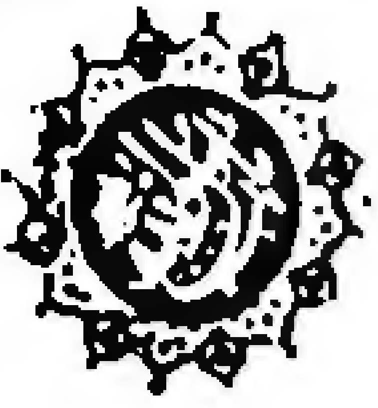
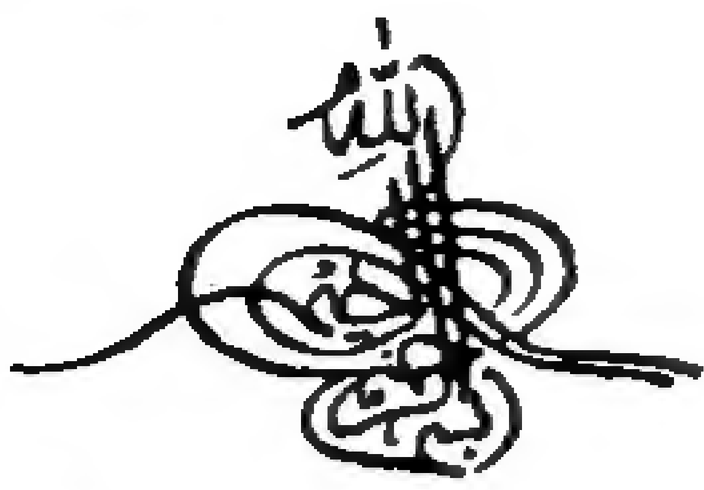
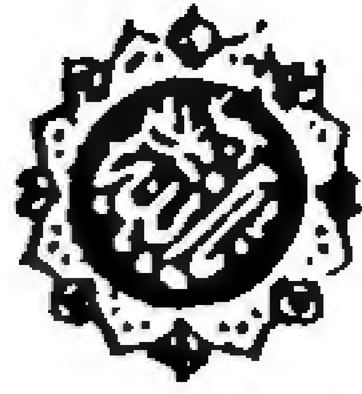
محمد سید الکونین والثقلین

والفریقین من عرب ومن عجم

هو الحبیب الذی ترجی شفاعته

لکل هول من الاهوال مقتحم



بلغ العلیٰ بکمالہٖ

کشف الدجیٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہٖ

صلوا علیہ وآلہٖ

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
15-	آٹھواں درس .... مخارج و صفات کے بیان میں	۸
16-	نواں درس - ادغام کے بیان میں	۲
17-	دسواں درس....... مدّات وقف سکتہ اور قطع کے بیان میں.	۹
18-	گیارہواں درس .... اجتماعِ ساکنین و ہمزہ اور ہائے ضمیر کے بیان میں	۹۱
19-	بارہواں درس .... کلمہ مقطوع و موصول رسم خط اجراء تعوذ و تسمیہ فوائد ضروریہ ضمیمہ تکبیر اور حال المرتحل اور	۹۹
	آخر میں جامعہ ہذا کا اجمالی تعارف	۱۳۹

انتساب

میں اپنی اس ناچیز کاوش کو مخدوم الصوفیا'

استاذی المکرم' شیخ القرآن ابوالحقائق حضرت علامہ پیر

محمد عبدالغفور ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام

منسوب کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین ثم

آمین)

ابو عطاء المصطفیٰ محمد یوسف صدیقی

غفرلہ ولوالدیہ



نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

پیش لفظ

بعد حمد و صلوٰۃ عرض ہے کہ بندہ ناچیز کو ابتدائی دور میں قرآن مجید حفظ کرانے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور عرصہ پچیس سال سے خدمت تجوید کی سعادت نصیب ہے۔ شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ میں دورۂ تجوید القرآن کا اہتمام کیا گیا اور تین سال تک شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں دورۂ تجوید نہایت کامیاب رہا۔ شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ میں بھی جامعہ رضویہ انجن شیڈ میں دورۂ تجوید مولانا محمد یار صاحب خطیب انجن شیڈ کی خواہش پر کیا گیا تو مولانا موصوف نے دورۂ تجوید کے کورس کو بارہ دروس پر مشتمل کتابی شکل میں چھپوانے کی خواہش ظاہر کی مخلص دوست

حکیم قاری ابوالمحاسن سید مظفر حسین بخاری نقشبندی مجددی کی تو عرصے سے یہ تمنا اور دعا تھی کہ یہ کورس کتابی شکل میں چھپ جائے۔ الحمد اللہ ان مخلص احباب کی خواہش پوری ہوئی اور بندۂ ناچیز کو رب ذوالجلال نے ہمت عطا فرمائی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ یہ رسالہ مکمل ہوگیا۔ خداوند کریم اس رسالہ کو اپنے حبیب پاک صاحب لولاک آقائے دو جہاں تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اپنی بارگاہِ عالیہ میں قبول فرماکر خاص و عام کے لئے فائدہ مند بنائے اور بندۂ ناچیز کے لئے اخروی نجات کا کا سبب بنائے۔ (آمین ثم آمین) یہ رسالہ آداب استاد' قرآن پاک کی تلاوت کے آداب' بارہ دروس اور چند فوائد پر مشتمل ہے۔

کتاب مسلہ کو بارہ ربیع الاول شریف کی نسبت سے

بارہ دروس میں تقسیم کیا گیا ہے۔

جناب استاذی المکرم ابوالحقائق، شیخ القرآن مولانا پیر محمد عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تقاریر میں اکثر کہا کرتے تھے۔

آقا میری تجھ سے نسبت بڑی چیز ہے

اور اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارہ نور کا

خادم العلماء و الفقراء راجی شفاعت

محمد یوسف صدیقی غفرلہ ولوالدیہ

ضروری گزارشات

۱: یہ رسالہ "مقدمۃ التجوید" اگرچہ کتب تجوید کے اصول ترتیب کے خلاف ہے لیکن اہم قواعد جن کی طلباء کو ابتدائی طور پر ضرورت پڑتی ہے اس میں پہلے پہل درج کر دیئے گئے ہیں تاکہ ترتیل' تدویر اور حدر پڑھنے میں آسانی ہو اور قواعدِ تجوید کو تفصیلی طور پر ضیاء التجوید میں بیان کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ العزیز یہ رسالہ مبتدی طلباء کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اس پر مشق کے لیے کامل استاد کی ضرورت ہے۔ اس رسالہ اور ضیاء التجوید کی تصنیف و تالیف میں میرے مخلص دوست حکیم قاری ابوالحاسن سید مظفر حسین بخاری نقشبندی مجددی فاضل قرأت سبعہ و عشرہ نے میرے ساتھ بہت کوشش کی ہے۔ تہہ دل سے ان کا مشکور ہوں۔

۲: درجۂ تجوید کے اساتذۂ کرام کی خدمت میں

گزارش ہے کہ طلباء کو یہ تمام قواعد حفظ کرادیں تا کہ قواعد کے مطابق پڑھنے میں آسانی ہو اور طلباء جلد از جلد تدویر اور حدر پڑھنے کے قابل ہوجائیں۔ بعض اساتذہ تجوید حفاظ حضرات سے بجائے زبانی سننے کے دیکھ کر قرآن مجید سنتے ہیں جس وجہ سے فراغت کے بعد بھی طلباء اسی طرح پہلے لب و لہجہ کو اختیار کرتے ہوئے مجہول پڑھتے ہیں بہتر یہی ہے کہ حفاظ حضرات سے تدویر اور حدر زبانی سنا جائے تا کہ تجوید کے لحاظ سے طلباء صحیح پڑھنے کے عادی ہوجائیں۔

۳: حفظ کے طلباء کو یہ رسالہ حفظ کرادیا جائے۔ اساتذہ کرام درجہ حفظ کے طلباء کو عملی طور پر متشابہ الصوت حروف (یعنی جن کی آواز آپس میں ملتی جلتی ہے) کی پہچان کرائیں، میم اور نون مشدد اور مدات وغیرہ کی ادائیگی کا اندازہ سمجھائیں اور تیز پڑھنے سے روک دیں کیونکہ تیز پڑھنے سے کھڑے پڑے اور وقف و وصل میں امتیاز نہیں ہوتا۔ تیز پڑھنے سے بچ کر آہستہ اور صحیح پڑھنے

کے عادی بنائیں۔ علماء کرام نے تیز رفتاری کے ساتھ قرآن مجید سے آخر چھوٹی سورتوں کا پڑھنا نماز تراویح میں افضل فرمایا ہے۔ (بہار شریعت)

اس رسالہ کے اصولوں کے مطابق قرآن مجید حفظ کرایا جائے تو تھوڑے ہی عرصہ میں تکمیل روایت حفص آسانی سے ہوجائے گی۔ سبق اچھی طرح یاد ہو تو سننا چاہیے۔ بعض اساتذہ کچا پکا سبق سن لیتے ہیں تو پھر سبقی بھی کچی رہتی ہے اور منزل تو سبق اور سبقی سے ہی بنتی ہے۔ پھر منزل جتنی زیادہ ہو طلباء کو تربیت دی جائے کہ آپس میں کم از کم دو پارہ کا دور کیا کریں اور اساتذہ کرام ایک پارہ روزانہ منزل سننے کی زحمت فرمائیں اور سبق پڑھاتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ جتنا سبق پڑھایا جائے پھر طالب علم سے سنا جائے تاکہ طالب علم زبر' زیر' پیش اور کھڑے پڑے میں غلطی نہ کرے۔ سبق طالب علم کے لیے بنیاد ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

یعنی پہلی اینٹ جب کاریگر ٹیڑھی رکھتا ہے تو بلندی تک دیوار ٹیڑھی ہی جاتی ہے۔

حفظ کرنے کے بعد اگر حافظ اپنی منزل پانچ پارے روزانہ پڑھیں تو منزل پکی ہونے سے محفوظ رہتی ہے۔

آداب استاد

علماء کرام اور محدثین عظام نے استاد کے آداب کے بارے میں بہت کچھ فرمایا ہے جس کی تفصیل کتاب "ضیاء التجوید" میں انشاء اللہ العزیز ملے گی۔ یہاں اختصاراً بیان کردیتا ہوں تاکہ علم حاصل کرنے والوں کے لیے بہترین نسخہ ثابت ہو اور اس پر عمل پیرا ہوکر بلند مقام پر فائز ہوسکیں۔ سیدنا علی المرتضے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھے ایک حرف بھی پڑھایا میں اس کا غلام ہوں چاہے مجھے فروخت کرے یا غلام بنالے مجھے کوئی عذر نہیں ہے۔ محدثین عظام نے فرمایا ہے کہ طالب علم فائدہ نہیں اٹھاسکتا جب تک اساتذہ کرام کا دل سے احترام نہ کرے۔ جس شخص نے جو کچھ بھی حاصل کیا احترام ہی کی بدولت حاصل کیا ہے اور جو کوئی گرا ہے وہ بے ادبی اور گستاخی کے باعث گرا ہے۔ استاد کی غیبت کرنا یا لوگوں سے

شکوہ کرنا اور دل سے احترام نہ کرنا ایسا نقص ہے جو کچھ بھی حاصل نہیں ہونے دیتا۔ اگر کچھ حاصل کر بھی لیں تو ایسا علم شیطان کے علم کی طرح نفع نہیں دیتا۔ فیض جاری نہیں رہتا۔ گستاخ اور بے ادب شاگرد کے دونوں جہان برباد ہوجاتے ہیں۔ اللہ رب العزت اساتذہ کرام کی بے ادبی اور گستاخی سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از لطف رب

یعنی ہم خدا تعالیٰ سے ادب کی توفیق چاہتے ہیں۔ کیونکہ بے ادب اللہ تعالیٰ کے لطف سے محروم رہتا ہے یہ مثل مشہور ہے کہ

باادب بانصیب بے ادب بے نصیب

آدب تلاوت قرآن حکیم

قرآن مجید حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک بہت بڑا معجزہ ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا خزانہ ہے جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہ طیبہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن ' تو ایسی عظمت والی کتاب کی تلاوت کے وقت عظمت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر یہ بات ذہن میں رکھے کہ یہ وہ کتاب ہے جو خداوند کریم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی۔

آپ نے اس مقدس کتاب کو پڑھنے اور پڑھانے اور اس پر عمل کر کے صحیح حق ادا فرما دیا اگرچہ آپ کو بڑی سے بڑی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لہذا تلاوت قرآن پاک

کے وقت خوشنودی باری تعالیٰ و رضائے مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم پیش نظر ہو۔ باوضو، قبلہ رو ہوکر، خوشبو لگا کر خلوص دل اور خشوع و خضوع کے ساتھ قواعد تجوید کی رعایت کر کے خوش الحانی کے ساتھ یوں پڑھے کہ جیسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار عالی میں بیٹھا ہے اور بواسطہ نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو رہا ہے اور سننے والا صاف صاف ملاحظہ کرے کہ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم، اور ان کے کلام سے محبت رکھتا ہے۔ جس سے سننے والوں پر اثر ہو جائے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

یعنی خوش آوازی سے قرآن مجید کو مزین اور آراستہ کرو۔

علماء کرام نے فرضیت تجوید پر اجماع نقل فرمایا ہے اور تجوید کے ساتھ قرآن مجید کے پڑھنے کو فرض عین اور اس کے ترک کرنے والے کو گنہگار قرار دیا ہے۔ علماء کرام نے فرضیت تجوید پر جو اجماع نقل کیا ہے اس کا بیان آگے

آئے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بزرگان دین کی تلاوت کرنے کے طریقے کے مطابق قرآن پاک کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

علم تجوید

سوال: تجوید کا حکم قرآن و سنت کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے؟

جواب: تجوید کا واجب اور لازمی ہونا قرآن و سنت، اجماع و قیاس اور آئمہ فقہاء سبھی سے ثابت ہے۔ سب سے پہلی دلیل سورہ مزمل کی یہ آیت ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝

یعنی اور قرآن حکیم خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

رعایت وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو تابہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔

(تفسیر کنزالایمان)

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر یوں ارشاد فرمائی ہے۔

اَلتَّرْتِیْلُ ھُوَ تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ ط

یعنی ترتیل نام ہے حروف کو تجوید سے ادا کرنے اور وقف و ابتدا کے محل و طریقہ پہچاننے کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے ترتیل کے دو جز بیان فرمائے ہیں۔ اور دونوں کا تعلق معنی سے ہے۔ کیونکہ حروف کے بدلنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔ اور اسی طرح بے موقع وقف کرنے سے غلط معنی کا ابہام پیدا ہوجاتا ہے۔

حضرت علامہ بیضاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اَیْ جَوِّدِ الْقُرْاٰنَ تَجْوِیْدًا

یعنی قرآن بہترین ادائیگی کے ساتھ پڑھو۔

اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ لغت کی رو سے ترتیل کے معنی ہیں واضح اور صاف پڑھنا۔ اور شریعت میں ان سات چیزوں کی رعایت رکھنے کا نام ترتیل ہے۔

(۱) حرف کو اس کے مخرج سے نکالنا

(۲) وقف و ابتداء کا پہچاننا

(۳) تینوں حرکات کو صحیح ادا کرنا

(۴) آواز کا قدر بلند کرنا

(۵) عمدہ آواز کے ساتھ پڑھنا

(۶) تشدید و مد کا خیال رکھنا

(۷) ترہیب و عذاب کی آیات پر دعاء اور استغفار کرنا اور ترغیب و ثواب کی آیات پر جنت کے لئے سوال کرنا۔

اور اس فن کے امام حضرت علامہ جزری رحمتہ اللہ علیہ ہیں مقدمہ جزریہ میں فرماتے ہیں۔

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِيْدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ
مَنْ لَّمْ يُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

اور تجوید کو حاصل کرنا ضروری اور لازم ہے جو شخص قرآن مجید کو تجوید سے نہ پڑھے وہ گنہگار ہے۔

لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا
وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَيْنَا وَصَلَا

اس لئے کہ تجوید ہی کے ساتھ اللہ تعالی نے قرآن مجید

نازل فرمایا ہے۔

اور اسی طرح (یعنی تجوید ہی کے ساتھ) اس خدا تعالی سے ہم تک پہنچا ہے۔

اور ارشاد خداوندی ہے۔ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ٥

یعنی ہم نے قرآن مجید کو تجوید و ترتیل ہی کے ساتھ نازل کیا ہے

اور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں صحابہ کرام اور ائمہ و شیوخ کے ذریعہ قرآن حکیم تجوید کے ساتھ حق تعالی سے ہم تک پہنچا ہے۔

قرآن مجید کی یہ آیت بھی تجوید کے وجوب کی دلیل ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ط

یعنی جن کو ہم نے کتاب دی ہے۔ وہ اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں۔

سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس آیت کریمہ کی تفسیر فرماتے ہیں: حق تلاوت یہ ہے کہ قرآن کریم کے حلال کو حلال جانے' اس کے محرمات

کو حرام سمجھے اور اس کے حروف کو صحیح ادا کرے۔ غفلت سے غلط پڑھنا حرام ہے اور عمداً غلط پڑھنا کفر ہے کیونکہ یہ بھی قرآن مجید کی تحریف ہے۔

(تفسیر نعیمی)

اور حجتہ الاسلام امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حق تلاوت یہ ہے کہ تلاوت میں زبان و عقل اور دل تینوں شریک ہوں۔

(۱) زبان کا حصہ حروف کی تصحیح

(۲) عقل کا صحیح معانی و مطالب کی تفسیر

(۳) دل کا حصہ اطاعت و نصیحت پذیری ہے

اور ایک حدیث پاک میں ہے:

"عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُّقْرَأَ الْقُرْآنُ كَمَا أُنْزِلَ"

(اخرجہ ابن خزیمہ فی الصحیح)

یعنی زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضور پر نور صلے اللہ

علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی روایت ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ قرآن کریم اس طرح پڑھا جائے جس طرح وہ نازل کیا گیا ہے۔

نیز حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِقْرَأُ الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا

یعنی قرآن مجید کو اہل عرب کے لب و لہجہ اور ان کی آوازوں کے مطابق پڑھو۔

حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم افصح العرب اور مجود اعظم تھے۔ آپ کی فصاحت و بلاغت کا سکہ اہل عرب کے بڑے بڑے فصحاؤ بلغاء کو بھی تسلیم کرنا پڑا۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

(اعلیحضرت بریلوی رحمہ اللہ)

حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے طرق تلاوت صحابہ کرام تابعین عظام اور ائمہ قرات اور اصحاب روایت و درایت کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں۔ جو شخص قرآن مجید کو خلاف

تجوید پڑھتا ہے وہ یقیناً غلط پڑھتا ہے اور اس کی تلاوت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کے خلاف ہے۔

ایک حدیث شریف قرآن مجید غلط پڑھنے والے لوگوں کے لئے بطور تنبیہ نقل کی جاتی ہے تاکہ اس سے عبرت حاصل کر کے قرآن مجید صحیح پڑھنے کی کوشش کریں۔

رُبَّ قَارِءٍ لِلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ

یعنی بہت سے قرآن مجید پڑھنے والے ایسا پڑھتے ہیں کہ قرآن مجید ان پر (غلط پڑھنے کی وجہ سے) لعنت کرتا ہے۔

حجتہ الاسلام حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث کے مصداق تین طرح کے لوگ ہیں۔

(۱) تجوید کے خلاف قرآن شریف پڑھنے والے۔

(۲) قرآن کے مطابق عمل نہ کرنے والے۔

(۳) اور اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے والے۔

اللہ تعالی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں ان تینوں طرح کی خرابیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

اس مضمون کے آخر میں اعلی حضرت عظیم البرکت رحمتہ

اللہ علیہ کے فتاویٰ رضویہ سے تجوید کے لازم و واجب ہونے کے متعلق چند فتاویٰ درج کیے دیتا ہوں تاکہ اہلسنت حضرات علم تجوید حاصل کرنے اور پھیلانے میں پوری سعی و کوشش کریں۔

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ اکثر جہلاء قواعد تجوید سے انکاری ہیں اور ناحق بتاتے ہیں۔

الجواب:۔ تجوید قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت و واجب اور علم دین ہے۔ تجوید نص قطعی قرآن و اخبار متواترہ سید الانس و الجان علیہ و علی آلہ افضل الصلوۃ والسلام و اجماع تمام صحابہ و تابعین و سائر ائمہ کرام علیہم الرضوان المدام حق و واجب ہے۔ تجوید علم و دین شرع الٰہی ہے۔ (ص ۱۱۸)

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

ایک اور مقام پر آپ نے یہ فتویٰ لکھا ہے کہ صحیح طور پر مخارج و حروف ادا نہ کرنے والے کو نماز میں امام نہ بنایا جائے کیونکہ غلط پڑھنے کی وجہ سے جب اس کی اپنی نماز

نہیں ہوتی تو دوسروں کی کیسے ہوگی؟۔

اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو قرآن مجید صحیح پڑھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فقیر صدیقی غفرلہ

پہلا درس

حروف ہجائیہ، حروف قلقلہ اور حرکات وغیرہ کے بیان میں

حروف ہجائیہ یعنی حروف قرآنی انتیس (۲۹) ہیں

الف	با	تا	ثا	جیم	حا
ا	ب	ت	ث	ج	ح
خا	دال	ذال	را	زا	سین
خ	د	ذ	ر	ز	س
شین	صاد	ضاد	طا	ظا	عین
ش	ص	ض	ط	ظ	ع
غین	فا	قاف	کاف	لام	میم
غ	ف	ق	ک	ل	م
نون	واوٓ	ھا	ھمزہ	یا	
ن	و	ھ	ء	ی	

متشابہ الصوت حروف:۔

یعنی جن حروف کی آوازیں آپس میں ملتی جلتی ہیں۔ ان کی تعداد سولہ ہے اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ ت ط
۲۔ ث س ص
۳۔ ح خ
۴۔ ھ ہ
۵۔ ذ ز ظ ض
۶۔ ع ء
۷۔ ق ک

غیر متشابہ الصوت حروف:۔

یعنی جن حروف کی آوازیں کسی دوسرے حرف سے نہیں ملتیں۔ ان کی تعداد تیرہ ہے اور وہ یہ ہیں۔

ا ب ج د ر ش غ ف ل
م ن و ی:۔

مفخم حروف:۔

ہر حال میں پُر یعنی موٹے پڑھے جانے والے حروف کی تعداد سات ہے اور وہ یہ ہیں۔

ص ض ط ظ خ غ ق

مرقق حروف:۔

ہر حال میں باریک پڑھے جانے والے حروف کی تعداد انیس ہے اور وہ یہ ہیں۔

ب ت ث ج ح د ذ ز س
ش ع ف ک م ن و ہ ء ی

شبہ مستعلیہ حروف:۔

یعنی کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جانے والے حروف کی تعداد تین ہے اور وہ یہ ہیں۔

ا ل ر

حروف قلقلہ:۔

حروف قلقلہ پانچ ہیں: ب ج د ط ق جن کا مجموعہ "قُطْبُ جَدٍ" ہے ان حروف کے ادا کرتے وقت ان کے مخرج میں جنبش پیدا کرنا ہوتا ہے اور اس جنبش کے تین درجے ہوتے ہیں

(ا) حالت وقف میں سب سے زیادہ جنبش ہوتی ہے جیسے۔

مُحِیْطٌ ۝ حَرِیْقٌ ۝ بَعِیْدٌ ۝

(۲) حالت سکون میں اس سے کم ہوتی ہے جیسے
اَقْلَامُهُمْ اَطْعَمَهُمْ
(۳) متحرک یعنی زبر، زیر اور پیش کی حالت میں بھی جنبش ہوتی ہے مگر بہت کم جیسے قَالَ۔ طَالَ۔ جَآءَ۔

حروف حلقی:۔

حروف حلقی یہ ہیں ا ء ھ ع ح غ خ

تنبیہہ:۔

اس بات کا جاننا ضروری ہے کہ حروف حلقی سے پہلے نون ساکن اور تنوین یا دیگر کوئی حرف ~~(حروف قلقلہ کے علاوہ)~~ ساکن ہو تو اس حرف ساکن کو نہایت لطافت کے ساتھ کامل طور پر بغیر حرکت و قلقلہ اور سکتہ کے بلافصل ادا کیا جائے۔ جیسے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَنْعَمْتَ۔ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ۔ یَنْهَوْنَ۔ یَنْؤُنَ۔ یُنْغِضُوْنَ۔ مِنْ خَیْرٍ۔
اس موقع پر غلطی سے بچنا چاہیے اور مشّاق استاد سے صحیح سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حرکات

عربی زبان میں زبر، زیر اور پیش کو حرکات کہتے ہیں۔ حرکات حرکت کی جمع ہے اور جس حرف پر زبر، زیر اور پیش ہو اس کو متحرک کہتے ہیں۔ عربی زبان میں زبر کو فتحہ اور زیر کو کسرہ

اور پیش کو ضمہ کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر زبر ہو اس کو مفتوح، جس کے نیچے زیر ہو اس کو مکسور اور جس پر پیش ہو اس کو مضموم کہتے ہیں۔ ادائیگی میں فتحہ کی آواز آدھے الف کی آواز کے برابر ہوتی ہے۔ اس کی ادائیگی میں آواز اور منہ کھل جاتے ہیں۔ کسرہ کی آواز آدھے یا کی آواز کے برابر ہوتی ہے اور اس کی ادائیگی میں منہ اور آواز میں پستی ہوتی ہے۔ ضمہ کی آواز آدھے واؤ کی آواز کے برابر ہوتی ہے اور اس کی ادائیگی میں ہونٹ گول ہو جاتے ہیں۔ کلام عرب میں کسرہ اور ضمہ کو معروف پڑھا جاتا ہے مجہول پڑھنا اہل عجم کا طریقہ ہے۔

حرکات ثلاثہ کی اصل مقدار میں مشق:۔

اَ اِ اُ بُ تَ تِ تُ ثُ ثِ جَ جُ حَ خَ خْ دِ دُ ذِ ذُ رَ رِ رُ زُ زِ سَ سُ شِ شُ

صِ صُ ضِ ضُ طِ طُ ظِ ظُ عَ عُ غَ غُ فِ فُ قِ قُ كِ كُ لِ لُ مَ مِ نُ نِ وَ وْ هِ هُ

ءِ ءُ يِ يُ

تنوین کی پہچان:

عربی زبان میں دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں۔

تنوین کی آواز نون ساکن کی طرح ہوتی ہے جیسے
بٌ بُنْ۔ تٌ تُنْ۔ ثٍ ثِنْ۔ جً جَنْ۔ حٌ حُنْ

سکون اور تشدید میں فرق:

جس حرف پر جزم ہو اس کو ساکن کہتے ہیں اور اس کی ادائیگی ایک حرف کے برابر ہوتی ہے جیسے اَبْ : اور جس حرف پر تشدید ہو ــّـ اس کو مشدد کہتے ہیں اور اس کی ادائیگی میں دو حرف کے برابر دیر لگتی ہے جیسے اَبَّ' اصل میں اَبْ بَ اور اَمَّ اصل میں اَمْ مَ ہے حروف مشدد میں پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہوتا ہے۔ خوب سمجھ لیں۔

الف 'واو' یا اور کھڑی زبر' زیر اور الٹی پیش والے حروف کی مقدار' زبر زیر پیش کی مقدار سے دوگنی ہوتی ہے اور ان کو حروف مدّہ کہتے ہیں۔

مد کے ساتھ حروف کی مشق:

ءَا ءِیْ ءُوْ بَا بِیْ بُوْ تَا تِیْ تُوْ ثَا ثِیْ ثُوْ
جَا جِیْ جُوْ حَا حِیْ حُوْ خَا خِیْ خُوْ دَا
دِیْ دُوْ ذَا ذِیْ ذُوْ رَا رِیْ رُوْ زَا زِیْ زُوْ

سَا سِیْ سُوْ شَا شِیْ شُوْ صَا صِیْ صُوْ
ضَا ضِیْ ضُوْ طَا طِیْ طُوْ ظَا ظِیْ ظُوْ
عَا عِیْ عُوْ غَا غِیْ غُوْ فَا فِیْ فُوْ
قَا قِیْ قُوْ کَا کِیْ کُوْ لَا لِیْ لُوْ
مَا مِیْ مُوْ نَا نِیْ نُوْ وَا وِیْ وُوْ
ہَا ہِیْ ہُوْ یَا یِیْ یُوْ

ءٰ ءٖ ءٗ بٰ بٖ بٗ تٰ تٖ تٗ
ثٰ ثٖ ثٗ جٰ جٖ جٗ حٰ حٖ حٗ
خٰ خٖ خٗ دٰ دٖ دٗ ذٰ ذٖ ذٗ
رٰ رٖ رٗ زٰ زٖ زٗ سٰ سٖ سٗ
شٰ شٖ شٗ صٰ صٖ صٗ ضٰ ضٖ ضٗ
طٰ طٖ طٗ ظٰ ظٖ ظٗ عٰ عٖ عٗ
غٰ غٖ غٗ فٰ فٖ فٗ قٰ قٖ قٗ
کٰ کٖ کٗ لٰ لٖ لٗ مٰ مٖ مٗ
نٰ نٖ نٗ وٰ وٖ وٗ ہٰ ہٖ ہٗ
یٰ یٖ یٗ

اسی طرح مندرجہ بالا تمام صورتوں میں روزانہ مشق کی جائے۔

دوسرا درس

تجوید و قرات اور لحن کے بیان میں

تجوید کی تعریف:۔

(۱) تجوید کے لغوی معنی:۔ کسی چیز کو اچھا کرنا اور عمدہ کرنا۔
(۲) اصطلاحی معنی: ہر حرف کو اس کے مخرج سے تمام صفات لازمہ و صفات عارضہ کے ساتھ بلا تکلف ادا کرنا۔

تجوید کا موضوع: حروف تہجی یعنی حروف قرآنی ہیں۔

تجوید کی غرض و غایت: یہ کہ قرآن مجید کو صحیح پڑھا جائے۔

تجوید کا فائدہ: خوشنودی باری تعالی و رضائے مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم۔

تجوید کا حکم: تجوید کا علم سیکھنا فرض کفایہ ہے لیکن عملاً تجوید کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا ہر مسلمان مرد اور

عورت پر بقدر مَا یَجُوزُ بِہِ الصَّلٰوۃُ
فرض عین ہے۔

فائدہ:

ہر لفظ کے دو معنی ہوتے ہیں۔ ۱۔ لغوی
۲۔ اصطلاحی۔
کسی لفظ کو بنانے والے نے اسے جس معنی کے لیے وضع کیا ہو وہ لغوی معنی کہلاتا ہے جبکہ اس لفظ کا خاص معنی جو کسی جماعت نے اپنے لیے مقرر کر لیا ہو اصطلاحی معنی کہلاتا ہے۔

قرأت کی تعریف:

قِرَاءَۃٌ بروزن ہِدَایَۃٌ کے لغوی معنی ہیں مطلق پڑھنا جبکہ اصطلاحی معنی میں پڑھنے کا جو انداز سبعہ قراء میں سے کسی قاری کی طرف منسوب ہو اسے قرأت کہتے ہیں۔
اور یہ قرأت حضرت امام عاصم تابعی کوفی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔

قرأت کا موضوع:۔

قرآن مجید کے اتفاقات و اختلافات سے بحث کی جائے۔

قرأت کی غرض و غایت:۔

امت کے لئے تلاوت قرآن مجید کی آسانی ہو۔

قرأت کا فائدہ:۔

خوشنودی باری تعالی و رضائے مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے۔

قرأت کا حکم:۔

واجب کفایہ اور عمل کرنا مسنون ہے۔

علوم قرأت

قاری مقری کے لئے چار علوم کا جاننا ضروری ہے

۱۔ علم تجوید:۔

۲۔ علم قرأت:۔ ان دونوں کی تعریف بیان ہو چکی ہے۔

۳۔ رسم الخط:۔ اس کا جاننا تا کہ قرآن مجید کا تلفظ صحیح ادا کیا جائے اور بے جا وقف بھی نہ کیا جائے کیونکہ وقف رسم کے تابع ہوتا ہے۔

۴۔ علم وقف:۔ وقف کا پہچاننا اس لئے ضروری ہے کہ بعض جگہ بے جا وقف کرنے سے معنی میں غلطی واقع ہو جاتی ہے۔

قرأت ، روایت اور طریق میں فرق :-

(۱) سبعہ قراءمیں سے کسی قاری کی طرف منسوب ہو اسے قرأت کہتے ہیں۔

(۲) اور روایت' کسی قاری کے جس راوی کی طرف منسوب ہو اسے روایت کہیں گے۔

(۳) اور طریق' جو راویوں کے آگے شاگردوں کی طرف منسوب ہوگی۔ جیسے بطریق شاطبی و بطریق جزری

فائدہ :-

اس قرأت کے امام حضرت امام عاصم تابعی کوفی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ اور آپ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے دو مشہور شاگرد ہیں۔ (۱) حضرت شعبہ رحمتہ اللہ علیہ (۲) حضرت حفص رحمتہ اللہ علیہ ' یہ دونوں بحیثیت راوی کے ہیں اور یہ روایت حضرت امام حفص رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس لئے اس کو روایت حفص کہتے ہیں۔

لحن کی تعریف :۔

لحن کے دو معنی ہیں (۱) لب و لہجہ (۲) غلطی
یعنی تلاوت قرآن میں غلطی، لحن کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) لحن جلی :۔ یعنی بڑی اور کھلی غلطی۔
(۲) لحن خفی :۔ یعنی چھوٹی اور چھپی ہوئی غلطی۔

۱۔ لحن جلی :۔ اس کی تعریف یہ ہے کہ متشابہ الصوت حروف میں سے ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ دینا جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْھَمْدُ اور اَلْعٰلَمِیْنَ کی جگہ اَلْئٰلَمِیْنَ یا قُلْ کی جگہ کُلْ وغیرہ پڑھ دینا۔

(۲) زیر، زبر، پیش اور جزم میں سے ایک کو دوسرے کی جگہ پڑھ دینا۔ جیسے اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنْعَمْتُ یا اِھْدِ کی جگہ اِھَدِ وغیرہ پڑھ دینا۔

(۳) ساکن کو متحرک، اور متحرک حروف ساکن کر دینا۔ جیسے وَجَعَلْنَا کی جگہ وَجَعَلَنَا پڑھ دینا۔

(۴) کسی حرف کو گھٹا کر پڑھنا جیسے وَلَاتَقْرَبَا کی جگہ وَلَتَقْرَبَ پڑھنا۔

(۵) کسی حرف کو بڑھا کر پڑھنا جیسے ضُرِبَ کی جگہ ضُوْرِیبَا پڑھنا۔

(٦) حرف مشدد کو مخفف یعنی ساکن کر دینا یا ساکن حرف کو مشدد کر دینا پہلی مثال مُسْتَقِرٌّ کی جگہ مُسْتَقِرٌ پڑھنا۔ دوسری مثال اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْحَمَّدُ اور رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی جگہ رب الْعٰلَمِیْنَ پڑھنا۔

اس کا حکم یہ ہے کہ اس طرح پڑھنا سننا حرام ہے اور اس طرح پڑھنے والا گنہگار ہے کیونکہ بعض جگہ معنی بدل جاتا ہے جس کی وجہ سے نماز نہیں ہوتی اور لحن تجوید کی ضد ہے۔

۲۔ لحن خفی:۔ لحن خفی کی تعریف یہ ہے کہ صفات عارضہ جن کے ادا کرنے سے حروف میں خوبصورتی اور حسن پیدا ہوتا ہے رہ جائیں ان قواعد و صفات کے ادا نہ کرنے سے حرف کی خوبصورتی اور زینت باقی نہیں رہتی۔ جیسے لفظ اللہ کے لام سے پہلے حرف پر جب زبر یا پیش ہو تو لام پر یعنی موٹا پڑھا جاتا ہے اسے باریک پڑھ دینا یا لفظ اللہ کے لام سے پہلے حرف کی زیر ہو تو لام باریک پڑھا جاتا ہے

لیکن اسے پُر یعنی موٹا پڑھ دینا وغیرہ لحن خفی ہے۔
اس طرح پڑھنا لاپرواہی میں شامل ہوتا ہے لہٰذا اس سے بچنا ضروری ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس طرح پڑھنا مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

تیسرا درس

لام میم اور نون مشدد اور خلاصۂ وقف کے بیان میں۔

(۱) لفظ اللہ کے لام کے دو قاعدے ہیں۔ (۱) تفخیم یعنی پُر پڑھنا (۲) ترقیق یعنی باریک پڑھنا۔

(۱) اگر لفظ "اللہ" کے لام سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو اس لام کو پُر پڑھنا چاہیے۔ جیسے اَللّٰہُ ۔ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔

(۲) اور اگر لفظ اللہ کے لام سے پہلے حرف کی زیر ہو تو لام کو باریک پڑھنا چاہئے جیسے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

اور اَللّٰھُمَّ کے لام کا بھی یہی قاعدہ ہے جیسے مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ اور قَالُوا اللّٰھُمَّ کا لام بھی پُر پڑھا جائے گا اور قُلِ اللّٰھُمَّ کا لام باریک پڑھا جائے گا۔ اس کے علاوہ تمام لام باریک پڑھے جائیں گے۔ جیسے اَلَّذِیْنَ ۔ کُلُّہٗ ۔ صَلّٰی ۔ وغیرہ۔

میم اور نون مشدد۔

میم اور نون مشدد کا ایک ہی قاعدہ ہے۔ غنہ کرنا، یعنی بقدر

ایک الف کے، ناک میں آواز لمبا کرکے پڑھنا، جیسے اَمَّ اِمَّ اُمَّ اَنَّ اِنَّ اُنَّ

خلاصہ وقف:۔ وقف کی تعریف یہ ہے کہ سانس اور آواز دونوں کو بند کرکے اور حرف موقُوف عَلَیہ یعنی جس کلمہ پر وقف کیا ہے اس کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کردینا اگرچہ وہ حرف متحرک یعنی زبر، زیر یا پیش والا ہی کیوں نہ ہو۔

اکثر حفاظ وغیرہ وقف کرنے میں دو طرح کی غلطی کردیتے ہیں۔

(۱) وقف کرتے وقت سانس اور آواز بند کردیتے ہیں لیکن کلمہ کے آخری حرف پر حرکت پڑھ دیتے ہیں جیسے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے آخری میم پر زبر پڑھ کر وقف کردیتے ہیں۔

(۲) کلمہ کے آخری حرف کو ساکن تو کردیتے ہیں لیکن سانس اور آواز جاری رکھتے ہیں جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اَلْعٰلَمِيْنَ کے نون اور اَلرَّحِيْمِ کے میم کی حرکت تو نہیں پڑھتے دونوں کو ساکن کردیتے ہیں لیکن سانس اور آواز جاری رکھتے ہیں اسی طرح پڑھنا

مجودین کے نزدیک بہت معیوب ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہئے۔ یہ جاہلوں کا طریقہ ہے۔

وقف کی مشہور علامات:۔

(۱) ○ :۔ یہ گول دائرہ آیت کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا بہتر ہے۔

(۲) م :۔ یہ وقف لازم کی علامت ہے اس پر ضرور ٹھہرنا چاہئے۔

(۳) وقف النّبی صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ بھی وقف کرنا افضل ہے۔

(۴) ط :۔ یہ وقف مطلق کی علامت ہے اس پر وقف کرنا بہتر ہے۔

(۵) ج :۔ یہ وقف جائز کی علامت ہے اس پر وقف کرنا نہ کرنا دونوں جائز ہیں اور وقف بہتر ہے۔

(۶) ز :۔ یہ وقف مجوز کی علامت ہے اس پر وقف نہ کرنا بہتر ہے۔

(۷) لا :۔ یہ علامت وقف نہ کرنے کی ہے اس جگہ نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ البتہ ان ○ۘ - ۵ۘ - دونوں علامات

پر ٹھہرنے میں حرج نہیں۔

نوٹ:۔ وقف کی مفصل بحث آگے آئے گی۔

چوتھا درس

قرأت کی تین کیفیتوں کے بیان میں

جاننا چاہیے قرآن مجید کی تلاوت کے تین درجے ہیں۔
(۱) ترتیل (تحقیق) (۲) تدویر (۳) حدر

(۱) ترتیل :۔ ٹھہر ٹھہر کر خوب صاف صاف پڑھنے کو کہتے ہیں۔

(۲) تدویر :۔ ذرا قدرے تیز رفتار سے پڑھنے کو کہتے ہیں۔

(۳) حدر :۔ اس سے بھی قدرے تیز پڑھنے کو کہتے ہیں جس سے مخارج و صفات' کھڑے پڑے اور وقف و وصل کی صحیح ادائیگی ہوجائے۔ اور اصول تجوید کی خلاف درزی بھی نہ ہو اور یہ تدویر اور ترتیل سے نسبتا" مشکل ہے اس میں محنت کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔

پانچواں درس

میم ساکن   نون ساکن اور تنوین کے بیان میں

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں (۱) ادغام (۲) اخفاء (۳) اظہار

(۱) ادغام کا قاعدہ :۔ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد اگر میم متحرک آجائے تو بقدر ایک الف کے غنہ کے ساتھ ادغام کیا جائے گا جیسے فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ۔ لَہُمْ مَّثْوَافِیْہِ۔ اس کو ادغام شفوی کہتے ہیں۔

(۲) اخفاء کا قاعدہ :۔ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد اگر حرف با آجائے تو غنہ کے ساتھ اخفاء کیا جائے گا۔ جیسے وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ۔ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ اس کو اخفاء شفوی کہتے ہیں۔

(۳) اظہار کا قاعدہ :۔ یہ ہے کہ میم ساکن کے بعد میم اور با اور الف کے علاوہ چھبیس حروف میں سے کوئی حرف بھی آجائے تو میم ساکن کو اس کے مخرج سے بغیر غنہ

کے جلدی سے ادا کیا جائے گا۔ جیسے اَمْ لَہُمْ ۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ
اس کو اظہارِ شفوی کہتے ہیں۔

تنبیہہ :۔ میم ساکن کے بعد واوٗ آجائے تو اظہار پوری احتیاط سے کرنا چاہیے۔ اکثر حضرات ادغام کردیتے ہیں۔
یہ بالکل غلط ہے جیسے عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔
اسی طرح میم ساکن کے بعد حرف فا آجائے تو بھی صاف اظہار کرنا چاہیے۔ جیسے وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِہِمْ؛

فائدہ :۔ میم ساکن کے بعد جب واوٗ آجائے تو اس کے ادا کرتے وقت ہونٹوں کے خشکی کے حصہ کو نرمی کے ساتھ ملا کر واوٗ کی وجہ سے ہونٹوں کو فوراً گول کیا جائے۔
(۲) نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں (۱) اظہار (۲) ادغام (۳) اقلاب (۴) اخفاء

اظہار کا قاعدہ :۔ یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر چھ حروف حلقی ء ھ ع

ح غ خ میں سے کوئی حرف بھی آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو اس کے مخرج سے بغیر غُنّہ کے جلدی سے ادا کیا جائے گا۔ جیسے اَنْعَمْتَ۔ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ اس کو اظہارِ حلقی کہتے ہیں۔

ادغام کا قاعدہ:۔ یہ ہے کہ نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف (یَرْمَلُوْنَ) کے چھ حروف میں سے کوئی حرف بھی آجائے تو نون ساکن اور تنوین کا اس حرف میں ادغام کیا جائے گا چار حروف م ن و ی (یَنْمُوْ) میں ادغام مع الغنہ ہو گا جیسے مَنْ یَّقُوْلُ۔ مِنْ وَّالٍ۔ خَیْرًا یَّرَہٗ۔ رَعْدٌ وَّبَرْقٌ اور لام اور را میں ادغام بلاغنہ ہو گا جیسے وَلٰکِنْ لَّا۔ مِنْ رَّبِّهِمْ۔ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

تنبیہہ:۔ نون ساکن اور حروف یرملون میں سے کوئی حرف ایک کلمہ میں ہوں تو ادغام نہیں ہو گا اظہار کیا جائے گا جیسے دُنْیَا۔ قِنْوَانٌ۔ صِنْوَانٌ۔ بُنْیَانٌ اس کو اظہار مطلق کہتے ہیں۔

(۳) اقلاب کا قاعدہ:۔ یہ ہے کہ نون ساکن اور

تنوین کے بعد اگر حرف با آجائے تو نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر اخفاء شفوی کی طرح غنہ کے ساتھ ادا کیا جائے گا۔ جیسے مِنْ بَعْدِ ۔ سَمِيعٌ بَصِيرٌ۔

(۴) اخفاء کا قاعدہ :۔ یہ ہے کہ چھ حروفِ حلقی اور چھ حروف یرملون اور ایک حرف با اور الف ان چودہ حروف کے علاوہ باقی ان پندرہ حرفوں ت ث ج

د ذ ز س ش ص ض ط ظ

ف ق ک میں سے کوئی حرف بھی نون ساکن اور تنوین کے بعد آجائے تو اخفاء غُنّہ کے ساتھ کیا جائے گا جیسے اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۔ رِزْقًا قَالُوْا ۔ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ ۔

اس کو اخفاء حقیقی کہتے ہیں اور اس کی ادائیگی اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت میں ہوتی ہے۔

چھٹا درس

استعاذہ اور بسملہ کے بیان میں

استعاذہ پڑھنے کا حکم:۔

قرآن مجید کی تلاوت کی ابتداء جہاں سے بھی کی جائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کا پڑھنا ضروری ہے اور اس کے پڑھنے کی دو جگہ ہیں۔ (۱) ابتدائے قرات ابتدائے سورت سے ہو (۲) ابتدائے قرات سورت کے کسی حصے سے ہو۔

بسم اللہ پڑھنے کا حکم:۔

بسم اللہ کا پڑھنا ہر سورت کے شروع میں ضروری ہے۔ سوائے سورت توبہ کے۔ پھر اس کے تین مقام ہیں
(۱) ابتدائے قرائت ابتدائے سورت سے ہو تو بسم اللہ شریف کا پڑھنا ضروری ہے۔ (۲) درمیانِ قرات ابتدائے سورت سے ہو یعنی ایک سورت ختم کرکے دوسری سورت

کی ابتداء میں بھی بسم اللہ شریف کا پڑھنا ضروری ہے۔
(۳) ابتدائے قرأت درمیانِ سورت سے ہو یعنی کسی رکوع یا آیت سے تلاوت شروع کی جائے تو پھر بسم اللہ شریف کے پڑھنے کا اختیار ہے خواہ پڑھے یا نہ پڑھے لیکن پڑھنا افضل ہے۔ (۴) اور اگر درمیانِ قرات ابتدائے سورت توبہ سے ہو یعنی سورۃ انفال ختم کرنے کے بعد سورۃ توبہ سے ابتدا کی جائے (۵) ابتدائے قرات' ابتدائے سورۃ توبہ سے ہو تو ان دونوں صورتوں میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی۔

ساتواں درس

الف ہمزہ اور را کے بیان میں

(۱) الف کی تعریف یہ ہے کہ الف ہمیشہ بغیر حرکت کے ہوتا ہے اور الف کا ماقبل یعنی پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے قَالَ، طَالَ، مَالَ

(۲) ہمزہ کی تعریف یہ ہے کہ ہمزہ متحرک اور ساکن بھی ہوتا ہے اور جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ اُنْزِلَ۔ یُؤْمِنُوْنَ۔ مَاْکُوْل۔

ہمزہ ہر حال میں باریک پڑھا جاتا ہے۔ لیکن الف ماقبل کے تابع ہوتا ہے یعنی پُر حرف کے بعد الف بھی پُر پڑھا جائے گا جیسے طَالُوْتَ قَالَ۔ صَالِحٌ۔ غَالِبُوْنَ۔ عِظَامًا۔ خٰلِدُوْنَ۔ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ اَرَادَ اللّٰہُ۔

را پڑھنے کے دو قاعدے ہیں:۔

(۱) پُر (۲) باریک۔ راپُر کی سات مثالیں ہیں۔

(۱) را مفتوح و مضموم اسی طرح دو زبر، دو پیش، خواہ مشدد ہو یا نہ ہو جیسے رَسُوْلُهٗ، رُسُلُ۔ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ مِنْ رَبِّكُمْ، غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ شَرٌّ لَّكُمْ۔

(۲) را ساکن ما قبل مفتوح یا مضموم ہو جیسے اَرْسَلْنَا۔ اُرْسِلْنَا

(۳) را ساکن سے پہلے حرف کا کسرہ عارضی ہو جب کہ اس سے ابتداء کی جائے جیسے اِرْجِعُوْا۔

(۴) را ساکن اور حرف مکسور دو کلموں میں ہوں جیسے مَنِ ارْتَضٰی اَمِ ارْتَابُوْا۔

(۵) را ساکن سے پہلے کسرہ ہو اور را کے بعد اسی کلمہ میں حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف مفتوح آجائے جیسے اِرْصَاد۔ لَبِالْمِرْصَاد۔ قِرْطَاس۔ فِرْقَة۔

(۶) را بوجہ وقف کے ساکن ہو تو را سے تیسرے حرف پر زبر یا پیش ہو جیسے لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ بِكُمُ الْعُسْرَ ۝

(۷) را مرامہ یعنی پیش والی را پر اگر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے وَالشَّجَرُ۔ مُنْتَصِرٌ۔

را باریک کی چھ مثالیں ہیں:۔

(۱) را مکسور ہو یا دو زیر والی ہو خواہ مشدّد ہو یا نہ ہو جیسے رِسَالَةٌ۔ ذُرِّيَّةٌ ۔ بَحْرٍ مُضَآرٍّ وَّصِيَّه ۔

(۲) را ساکن ما قبل مکسور ہو جیسے اَنْذِرْ۔ فِرْعَوْن، لیکن اس را کی تین شرطیں ہیں (۱) کسرہ اصلی ہو۔ (۲) کسرہ اور را ایک ہی کلمہ میں ہوں۔ (۳) اسی کلمہ میں را کے بعد کوئی حرف مستعلیہ نہ ہو۔

(۳) را بوجہ وقف کے ساکن ہو اور اس سے پہلا حرف بھی ساکن ہو تو را سے تیسرے حرف کی زیر ہو جیسے بِکْرٌ۔ حِجْرٍ۔

(۴) را بوجہ وقف کے ساکن ہو اور اس سے پہلے یائے ساکن ہو جیسے خَيْرٌ۔ ضَيْرٌ ۔ قَدِيْرٌ ۔ بَصِيْرٌ ۔

(۵) را ممالہ یعنی جس را پر امالہ کیا جاتا ہے جیسے مَجْرٖهَا

(۶) را مرامہ یعنی ایک زیر یا دو زیر والی را جس پر روم کے ساتھ وقف کیا جائے جیسے وَنُذُرِ ۔ مُدَّكِرٍ ۔

آٹھواں درس

مخارج وصفات کے بیان میں

مخارج :۔ حروف تہجی کل انتیس ہیں جن کے مخارج صحیح قول کی بنا پر سترہ ہیں جن مقامات سے حروف ہجائیہ نکلتے ہیں ان کو مخارج کہتے ہیں۔ مخارج مخرج کی جمع ہے مخرج کے معنی ہیں نکلنے کی جگہ اور حروف کو صحیح مخرج سے نکالنا ہی تجوید کا اصل مقصد ہے اگر کسی حرف کا مخرج معلوم کرنا ہو تو اس حرف کو ساکن کر کے اس سے پہلے ہمزہ متحرک لگا کر ادا کریں اور جس جگہ سے آواز نکلے تو سمجھ لیں کہ یہی اس کا مخرج ہے مگر یہ ماہر استاد سے مشق کر کے ہی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ مخارج سے پہلے طلباء کو دانتوں کا جاننا ضروری ہے کیونکہ بعض حروف کا تعلق دانت سے ہے اور انسان کے منہ میں تقریباً" بتیس دانت ہوتے ہیں سولہ اوپر کے جبڑے میں سولہ نیچے کے جبڑے میں۔ علماء تجوید نے اس کی چھ قسمیں بیان کی ہیں۔

۱۔ ثنایا کے چار دانت ہیں۔ دو سامنے اوپر کے جن کو ثنایا

علیاء اور ان کے مقابل دو نیچے کے جن کو ثنایا سُفلٰی کہتے ہیں۔

۲۔ رباعیات کے چار دانت ہیں۔ یعنی ثنایا کے دائیں بائیں دو اوپر اور دو نیچے کے۔

۳۔ انیاب کے بھی چار دانت ہیں رباعیات کے دائیں بائیں دو اوپر اور دو نیچے کے۔

۴۔ ضواحِک کی بھی چار داڑھیں ہیں۔ انیاب کے دائیں بائیں دو اوپر اور دو نیچے کی چار داڑھیں۔

۵۔ طواحن کی کل بارہ داڑھیں ہیں یعنی ضواحِک کے دائیں بائیں چاروں جانب تین تین داڑھیں۔

۶۔ نواجذِ کی چار داڑھیں طواحن کے آخر میں چاروں جانب ایک ایک داڑھ دو اوپر اور دو نیچے۔ ان کو خوب یاد کرلیں۔

سترہ مخارج یہ ہیں

۱۔ پہلا مخرج جوف دہن یعنی منہ کے اندر خالی جگہ ہے۔ اس سے حروف مدہ یعنی الف۔ واؤ۔ یا۔ نکلتے ہیں۔ ا۔ و۔ی

۲۔ دوسرا مخرج اقصی حلق ہے اس سے ہمزہ اور ھا نکلتے

ہیں۔ ء ۔ ھ

۳۔ تیسرا مخرج وسط حلق ہے اس سے عین اور حا نکلتے ہیں
ع ۔ ح

۴۔ چوتھا مخرج ادنیٰ حلق ہے اس سے غین اور خا نکلتے ہیں۔
غ ۔ خ

۵۔ پانچواں مخرج زبان کی جڑ کو کوّے کے قریب اوپر کے تالو سے لگائیں تو قاف نکلتا ہے۔ ق

۶۔ چھٹا مخرج قاف کے مخرج سے ذرا منہ کی جانب ہے۔ اس سے کاف نکلتا ہے۔ ک

۷۔ ساتواں مخرج زبان کا درمیان اور اوپر کا تالو ہے اس سے جیم۔ شین اور یائے غیرمدہ نکلتے ہیں۔ ج ۔ ش ۔ ی

۸۔ آٹھواں مخرج حافہ لسان یعنی زبان کی کروٹ اور اوپر کی پانچ داڑھوں کی جڑ ہے اس سے ضاد نکلتا ہے ضاد بائیں جانب سے آسانی سے نکلتا ہے دائیں طرف سے نکل سکتا ہے مگر مشکل سے اور دونوں طرف سے بھی نکل سکتا ہے۔ بیک وقت مگر بہت مشکل ہے۔

۹۔ نواں مخرج زبان کا کنارہ اور کچھ حافہ جب ضاحک ناب' رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھوں سے لگے تو لام نکلتا ہے۔

۱۰۔ دسواں مخرج زبان کا کنارہ اور ناب رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھوں سے نون نکلتا ہے۔ ن

۱۱۔ گیارہواں مخرج زبان کی پشت کا سرا، رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھوں سے را نکلتی ہے۔ ر

۱۲۔ بارہواں مخرج زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ سے طا، دال، تا نکلتے ہیں۔ ط۔ د۔ ت

۱۳۔ تیرھواں مخرج زبان کا سرا اور ثنایا علیا کا کنارہ جو مسوڑھوں سے ملا ہوا ہے اس سے ظا، ذال، ثا نکلتے ہیں۔ ظ۔ ذ۔ ث

۱۴۔ چودھواں مخرج زبان کی نوک اور ثنایا سُفلیٰ کا کنارہ ثنایا علیا کے قریب ہونے سے صاد۔ زا۔ سین نکلتے ہیں۔ ص۔ ز۔ س

۱۵۔ پندرہواں مخرج نیچے کے ہونٹ کی تری والا حصہ اور ثنایا علیا کے کنارے سے فا نکلتی ہے۔ ف

۱۶۔ سولہواں مخرج دونوں ہونٹوں سے با، میم اور واوٗ نکلتے ہیں۔ ب۔ م۔ و۔ با تری سے میم خشکی اور واوٗ ہونٹوں کے گول کرنے سے ادا ہوتی ہے۔

۱۷۔ سترھواں مخرج خیشوم ناک کا بانسہ یعنی ناک کا پچھلا

سخت حصہ اس سے غنہؒ ادا ہوتا ہے۔

اختلاف مخارج

(۱) امام خلیل نحوی کے نزدیک سترہ مخارج ہیں۔
(۲) امام سیبویہ نحوی کے نزدیک سولہ مخارج ہیں۔
(۳) امام فراء نحوی کے نزدیک چودہ مخارج ہیں۔

صفات

صفات، صفت کی جمع ہے اور صفت کے معنی کیفیت اور حالت کے ہیں جو کہ حرف کو اس کے مخرج سے ادا کرتے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے پُر یا باریک پڑھنا۔ اسی طرح آواز اور سانس کا کہیں جاری رہنا اور کہیں بند ہوجانا وغیرہ وغیرہ اور صفات کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) صفاتِ لازمہ (۲) صفاتِ عارضہ

(۱) صفات لازمہ ہر حالت میں حرف میں پائی جاتی ہیں۔ مخارج کی طرح صفات لازمہ کی تعداد بھی سترہ ہے۔ پھر صفات لازمہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صفات لازمہ متضادہ

(۲) صفاتِ لازمہ غیر متضادہ۔

(۱) صفاتِ لازمہ متضادہ کی تعداد دس ہے۔ جن کے پانچ جوڑے ہیں۔ متضادہ کے معنی ایک دوسرے کی ضد کے ہیں اور یہ تمام حروف میں ہر حالت میں پائی جاتی ہیں۔

(۲) صفات لازمہ غیر متضادہ سات ہیں یہ کسی کی ضد نہیں ہیں اور یہ صفات صرف چودہ حروف میں ہر حالت میں پائی جاتی ہیں۔

صفات لازمہ متضادہ

۱۔ ہمس	اس کی ضد	جہر ہے
۲۔ شدت	" کی ضد	رخوت ہے
۳۔ استعلاء	" کی ضد	استفال ہے
۴۔ اطباق	" کی ضد	انفتاح ہے
۵۔ اذلاق	" کی ضد	اصمات ہے

صفات لازمہ غیر متضادہ

(۱) قَلقَلہ (۲) صَفیر (۳) لِین (۴) تَفشّی (۵) اِنحراف (۶) تکریر (۷) استطالت



اب صفات لازمہ متضادہ کی سلسلہ وار تعریف کی جاتی ہے۔

(۱) ہمس:۔

ہمس کے معنی پستی کے ہیں اس کے دس حروف ہیں جن کا مجموعہ فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتْ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے ان کو مہموسہ کہتے ہیں۔ ان کی ادائیگی کے وقت آواز میں ضعف اور پستی پیدا ہوجاتی ہے اور سانس جاری رہتا ہے جیسے مِنَ النَّاسِ کا سین اس کی ضد جہر ہے۔

(۲) جہر:۔

جہر کے معنی بلندی کے ہیں اس کے انیس حروف ہیں۔ ان کو مجہورہ کہتے ہیں ان کی ادائیگی کے وقت آواز میں بلندی اور قوت پیدا ہوجاتی ہے اور سانس بند ہوجاتا ہے۔ جیسے

بَأْس کا ہمزہ۔

(۳) شدت

شدت کے معنی سختی کے ہیں اس کے آٹھ حروف ہیں جن کا مجموعہ اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ ہے ان کو شدیدہ کہتے ہیں ان کی ادائیگی کے وقت آواز سختی کے ساتھ بند ہو جاتی ہے جیسے مُحِیطٌ کی طا اس کی ضد رخوت ہے۔

(۴) رِخوت :۔

رخوت کے معنی نرمی کے ہیں۔ اس کے سولہ حروف ہیں۔ ان کو رخوہ کہتے ہیں۔ ان کی ادائیگی کے وقت آواز نرمی کے ساتھ جاری رہتی ہے جیسے فِی الْاَرْضِ کی ضاد۔

نوٹ:۔ شدت اور رخوت کی درمیانی صفت کا نام توسط ہے اس کے معنی درمیانی حالت کے ہیں۔ اس کے پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ لِنْ عُمَرْ ہے۔ ان کو متوسطہ کہتے ہیں۔ ان کی ادائیگی کے وقت نہ تو آواز پوری طرح بند ہوتی ہے اور نہ پوری طرح جاری رہتی ہے جیسے اَلرَّحِیْمِ کا میم اور صفت توسط کسی کی ضد نہیں۔

(۵) استعلاء :۔

استعلاء کے معنی بلندی چاہنا ہے اس کے سات حروف ہیں جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے ان کو حروف مستعلیہ کہتے ہیں۔ ان حروف کی ادائیگی کے وقت ہمیشہ زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ حروف موٹے پڑھے جاتے ہیں جیسے طَالُوْتَ کی طا اور قَالُوْا کی قاف اس کی ضد استفال ہے۔

(۶) استفال :۔

استفال کے معنی نیچے رہنا۔ اس کے بائیس حروف ہیں ان کو حروف مستفلہ کہتے ہیں۔ ان حروف کی ادائیگی کے وقت زبان کی جڑ نیچے کو رہتی ہے اس وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔

(۷) اطباق :۔

اطباق کے معنی لپٹنے اور ملنے کے ہیں اس کے چار حروف ہیں جن کا مجموعہ صَضَ طَظَ ہے ان کو حروف مطبقہ کہتے

ہیں۔ ان حروف کی ادائیگی کے وقت ہمیشہ زبان کا اکثر حصہ اوپر کے تالو سے لپٹ جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف خوب موٹے پڑھے جاتے ہیں جیسے مِرْصَادُ کا صاد اس کی ضد انفتاح ہے۔

(۸) انفتاح :۔

انفتاح کے معنی جدا ہونے کے ہیں۔ اس کے پچیس حروف ہیں۔ ان حروف کو منفتحہ کہتے ہیں ان حروف کی ادائیگی کے وقت زبان کا اکثر حصہ تالو سے جدا رہتا ہے۔ جیسے بَعِیدٌ کی دال۔

(۹) اذلاق :۔

اذلاق کے معنی کناروں سے ادا ہونا ہے۔ اس کے چھ حروف ہیں جن کا مجموعہ فَرَّمِنْ لُبٍّ ان کو حروف مزلقہ کہتے ہیں۔ یہ حروف ہونٹوں اور زبان کے کناروں سے سہولت اور جلدی سے ادا ہوتے ہیں جیسے رِمَنْ کا نون اس کی ضد اصمات ہے۔

(۱۰) اصمات :-

اصمات کے معنی روکنے کے ہیں۔ اور اس کے تیئس حروف ہیں۔ ان حروف کو مصمتہ کہتے ہیں۔ یہ حروف اپنے مخرج سے جماؤ اور مضبوطی کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔ جیسے مَنْفُوْش کا شین۔

اب صفات لازمہ غیر متضادہ کی سلسلہ وار تعریف کی جاتی ہے۔

(۱) قلقلہ :-

قلقلہ کے معنی جنبش کے ہیں۔ حروف قلقلہ کا مجموعہ قُطْبُ جَدْ ہے۔ ان پانچ حروف کی ادائیگی کے وقت ان کے مخرج میں جنبش ہوتی ہے۔ وقف کی حالت میں زیادہ' سکون کی حالت میں اس سے کم اور حرکت میں بہت ہی کم ہوتی ہے جیسے مُحِیْطٌ ۔ اَطْعَمَهُمْ ۔ طَالُوْتَ ۔

(۲) صفیر

صفیر کے معنی مثل سیٹی کی آواز کے ہیں۔ اور یہ تین حروف

صاد، زا، سین میں پائی جاتی ہے ان حروف کی ادائیگی کے وقت آواز بغیر تکلف کے مثل سیٹی کے نکلتی ہے جیسے مَرْصُوْص کا صاد

(۳) لین

لین کے معنی نرمی کے ہیں اور یہ دو حروف میں پائی جاتی ہے واوٗ ساکن اور یائے ساکن جب کہ ان سے پہلے حرف پر زبر ہو۔ ان پر اگر حالت وقف میں مد کرنا چاہیں تو نرمی کے ساتھ مد کرسکتے ہیں جیسے حَذَرَ الْمَوْتِ ط مِنْ شَیْءٍ۔

(۴) انحراف

انحراف کے معنی پلٹنا اور پھرنا ہے اور یہ دو حروف میں پائی جاتی ہے۔ لام اور را ہیں۔ لام کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ را کے مخرج کی طرف، اور را کے ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ لام کے مخرج کی طرف لوٹتا ہے جیسے نُزُلُ کا لام اور غَرُوْرٌ کی را

(۵) تفشّی

تفشّی کے معنی آواز کا پھیلنا اور یہ صرف شین میں

پائی جاتی ہے۔ اس کے ادا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے جیسے مَنْفُوْش کا شین

(۶) تکریر

تکریر کے معنی کسی شے کو بار بار کرنا اور یہ صرف را میں پائی جاتی ہے اس کے ادا کرتے وقت مشابہت تکرار ہوتی ہے۔ حقیقت تکرار نہیں ہوتی۔ اس فرق کو خوب یاد کرلیں مطلب یہ ہے کہ زبان را کے مخرج میں مضبوطی سے لگا کر زبان میں لرزہ پیدا کیا جائے۔ حقیقی تکرار بالکل غلط ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے جیسے اَرْسَلْنَا۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

(۷) استطالت

استطالت کے معنی ہیں لمبائی چاہنا۔ اور یہ صرف ضاد میں پائی جاتی ہے اس کے ادا کرتے وقت مخرج لمبا ہونے کی وجہ سے آواز میں بھی درازی یعنی لمبائی پائی جاتی ہے جیسے
وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔ فِی الْاَرْضِ۔

نوٹ: صفات لازمہ متضادہ وغیر متضادہ میں فرق یہ ہے

کہ صفات لازمہ متضادہ کے مقابل کی صفت کا نام متعین ہے اور یہ تمام حروف میں پائی جاتی ہیں اور صفات لازمہ غیر متضادہ کے مقابل میں کسی صفت کا کوئی نام متعین نہیں اور یہ تمام حروف میں نہیں پائی جاتیں بلکہ صرف چودہ حروف میں پائی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔ ب ج د ط
ق ز س ص ش ض ل ر و
ی

صفات عارضہ :۔

صفات عارضہ بعض حالتوں میں پائی جاتی ہیں اور بعض حالتوں میں نہیں پائی جاتیں۔ یہ صفات جن حروف میں پائی جاتی ہیں ان کا مجموعہ ہے اَوْ یَرْمَلَانِ اور وہ یہ ہیں۔
(۱) تفخیم (۲) ترقیق (۳) ادغام (۴) اقلاب (۵) اخفاء
(۶) غنہ (۷) مد (۸) تسہیل (۹) ابدال (۱۰) حذف

نوٹ: ان میں سے بعض صفات کا اس سے پہلے ذکر ہوچکا ہے اور بعض کا اپنے اپنے مقام پر آئے گا۔

نواں درس

ادغام کے بیان میں

ادغام کی تعریف یہ ہے کہ ایک حرف کو دوسرے حرف میں ملا کر حرف مشدد کی طرح ادا کیا جائے جیسے قَدْ تَبَیَّنَ دال کا تا میں ادغام ہوا پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں دونوں کے ملانے کا نام ادغام ہے۔ مدغم کے سکون اور حرکت کے اعتبار سے ادغام کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ادغامِ صغیر (۲) ادغامِ کبیر

(۱) ادغامِ صغیر

پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا ضروری ہے جیسے اِذْظَلَمُوْا اس کو ادغام صغیر کہتے ہیں۔

(۲) ادغامِ کبیر

پہلا حرف اور دوسرا حرف دونوں متحرک ہوں تو پہلے حرف کو

ساکن کر کے دوسرے حرف میں ملا کر ادغام کرنا ضروری ہے۔ اس کو ادغام کبیر کہتے ہیں۔

ادغام کبیر کی روایت حفص کے اعتبار سے پانچ مثالیں ہیں۔

(۱) اَتُحَآجُّوْنِّیْ اصل میں اَتُحَاجُوْنَنِیْ تھا۔ سورۃ انعام، ۹ رکو

(۲) تَاْمُرُوْنِّیْ " " تَاْمُرُوْنَنِیْ " " زمر ۷ "

(۳) مَکَّنِّیْ " " مَکَّنَنِیْ " " کہف ۱۱ "

(۴) نِعِمَّا " " نِعْمَ مَا " " بقرہ، نساء ۸، ۳۷

(۵) لَا تَاْمَنَّا " " لَا تَاْمَنُنَا " " یوسف ۲ "

فائدہ

پہلی چار مثالوں میں ادغام ہی ہوتا ہے اور پانچویں مثال یعنی لَا تَاْمَنَّا میں ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں لیکن ادغام کے ساتھ اشمام اور اظہار کے ساتھ روم ضروری ہے۔

نوٹ: اشمام میں ہونٹوں سے ضمہ کا اشارہ کیا جاتا ہے اور یہ صرف ضمہ میں ہوتا ہے اور روم میں حرف کی تہائی حرکت کو ایسی ہلکی آواز سے ادا کیا جاتا ہے جس سے قریب والا سن سکے۔ اور یہ زیر اور پیش میں ہوتا ہے۔

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ادغامِ تام (۲) ادغامِ ناقص

(۱) ادغام تام

میں مدغم کی کوئی صفت باقی نہیں رہتی جیسے قَالَتْ طَّآئِفَۃٌ۔
میں تا کا طا میں ادغام ہوا۔

(۲) ادغام ناقص

میں مدغم کی کوئی صفت باقی رہتی ہے جیسے مَنْ یَّقُوْلُ میں
نون کی صفت غُنّہ باقی ہے
مدغم اور مدغم فیہ کے مخارج و صفات کے اعتبار سے ادغام کی
تین قسمیں ہیں۔ (۱) ادغام مثلین (۲) ادغام متجانسین
(۳) ادغام متقاربین۔

ادغام مثلین

(۱) ایک ہی مخرج اور ایک ہی صفات کے دو حروف اکٹھے
ہوجائیں جیسے دال، دال اور ذال ذال وغیرہ ان میں پہلا
ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا ضروری ہے۔ جیسے
قَدْ دَّخَلُوْا، اِذْ ذَّھَبَ۔ وغیرہ اور یہ ادغام تام ہی ہوتا ہے۔

(۲) ادغام متجانسین

ایک مخرج کے دو حرف اکھٹے ہوجائیں جن کی پوری صفات ایک نہ ہوں۔ جیسے اِذْ ظَّلَمُوْا تو ادغام ضروری ہے اور ادغام متجانسین تام بھی اور ناقص بھی ادغام تام کی چھ مثالیں ہیں

(۱) قَدْ تَّبَیَّنَ (۲) قَالَتْ طَّآئِفَةٌ (۳) اِذْ ظَّلَمُوْا
(۴) اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ (۵) یَلْهَثْ ذّٰلِكَ (۶) اِرْكَبْ مَّعَنَا

پہلی چار مثالوں میں تو صرف ادغام ہی ہوگا اور آخری دو مثالوں میں اظہار ثابت ہے اور ادغام متجانسین ناقص کی مثالیں صرف چار کلمات میں ہی پائی جاتی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) بَسَطْتَّ ، (۲) اَحَطْتُّ (۳) فَرَّطْتُّ (۴) مَافَرَّطْتُّمْ

چاروں مثالوں کو بغیر قلقلہ کے صفت اطباق کو باقی رکھ کر پڑھا جائے گا۔

(۳) ادغام متقاربین

دو حرف قریب المخرج یا قریب الصفات اکھٹے ہوجائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام ضروری ہے جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ۔ وَلٰكِنْ لَّا ۔ ادغام متقاربین میں تام اور ناقص دونوں ہیں۔ قرآن مجید میں کل سات مثالیں ہیں۔

تام کی مثالیں وَلٰکِنْ لَّا ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ۔ قُلْ رَّبُّكُمْ ۔

ناقص کی مثالیں مَنْ يَّقُوْلُ ۔ مِنْ وَّالٍ ۔

مختلفٌ فیہ کی مثال عَنْ مَّا ۔

خلف کی مثال اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ

خلف کا معنی ہے اختلاف اسی لیے اس آخری مثال میں بھی ادغام تام اور ناقص میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک تام اور بعض کے نزدیک ناقص ہے اور دونوں طرح جائز ہے مگر ادغام تام اولیٰ ہے حرفِ حلقی کا اپنے ہم مثل میں بھی ادغام کیا جائے گا۔ جیسے يُوَجِّهْهُ

موانِع ادغام

یعنی وہ مثالیں جہاں ادغام غیر جائز ہے۔

(۱) یائے مدہ کا غیر مدہ میں جیسے ۔ فِیْ یَوْمٍ ۔
(۲) واوٗ مدہ کا غیر مدہ میں جیسے ۔ قَالُوْا وَمَالَنَا ۔
(۳) حروف حلقی کا اپنے ہم مخرج میں جیسے ۔ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ ۔
(۴) حروفْ حلقی کا اپنے قریب المخرج میں جیسے فَسَبِّحْهُ ۔
(۵) حروف حلقی کا غیر معروف حلقی میں جیسے لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا ۔

ادغام نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان مثالوں میں ادغام کیا جائے تو پھر ثقل پیدا ہوجائے گا جبکہ ادغام ثقل کو دور کرنے کے لئے ہی کیا جاتا ہے۔ جب مقصد ہی فوت ہوگیا تو کیا فائدہ۔

لام تعریف کے دو قاعدے ہیں

(۱) ادغام (۲) اظہار

علماء کی اصطلاح میں چودہ حروف قمری ہیں جن کا مجموعہ یہ ہے اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهُ اور ان کے علاوہ باقی چودہ حروف یعنی ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن حروف شمسی کہلاتے ہیں۔ اگر لام تعریف کے بعد حروف قمری میں سے کوئی

حرف آجائے تو لام تعریف کا اظہار کیا جائے گا جیسے

اَلْقَمَرُ ۔ اَلْحَمْدُ ۔ اَلْمُسْتَقِیْمَ ۔ وغیرہ ۔

اور اگر لام تعریف کے بعد حروف شمسی میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام کیا جائے گا جیسے ۔ اَلشَّمْسُ ۔ اَلرَّحْمٰنُ ۔ اَلتَّآئِبُ ۔ وغیرہ

فائدہ :۔ الف اس لئے شمار نہیں کیا کہ لام تعریف کے بعد الف نہیں آسکتا۔

لام فعل کا حکم :۔ لام فعل کا تو مطلقاً اظہار ہی ہوتا ہے۔ جیسے قُلْ نَعَمْ ۔ قُلْ تَعَالَوْا ۔ فَالْتَقَمَهُ ۔ وَجَعَلْنَا ۔ قُلْنَا اَرْسَلْنَا لیکن ایسے لام کے بعد را یا لام آجائے تو پھر ادغام واجب ہے جیسے قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ ۔ قُلْ رَّبِّ ۔ وغیرہ

دسواں درس

مدّات، وقف، سکتہ اور قطع کے بیان میں

(ا) مدّات

بحث مدّات میں چند بیان ہیں جو ہم بالترتیب بیان کرتے ہیں تاکہ مبتدی کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

حرف مدّہ :۔ حروف مدہ تین ہیں (ا) الف مدہ (۲) واؤ مدّہ (۳) یائے مدّہ

(ا) الف مدّہ :۔ کی تعریف یہ ہے کہ الف پر کوئی حرکت نہیں ہوتی اور الف کے پہلے حرف پر زبر ہوتی ہے۔ الف ہمیشہ مدّہ ہی ہوتا ہے جیسے قَالَ۔ کَانَ۔ مَالِكَ۔

(۲) واؤ مدّہ :۔ واؤ ساکن سے پہلے حرف پر پیش ہوتی ہے جیسے قُوْلُوْا۔ کُوْنُوْا۔

(۳) یائے مدہ :-

یائے ساکن سے پہلے حرف کی زیر ہوتی ہے جیسے فِیْہِ۔ قِیْلَ۔
تینوں حروفِ مدہ کی اکھٹی مثال یہ ہے۔ نُوْحِیْھَا

حروف لین :-

حروف لین دو ہیں (۱) واؤ لین (۲) یائے لین
واؤ لین اور یائے لین کی تعریف یہ ہے کہ دونوں ساکن ہوں اور ان سے پہلے حرف پر زبر ہو جیسے حَذَرَالْمَوْتِ مِنْ شَیْءٍ تو ان کو واؤ لین اور یائے لین کہتے ہیں۔ اگر ان پر حرکت ہو تو پھر ان کو واؤ متحرک اور یائے متحرک کہتے ہیں جیسے اَوِ الْوَالِدَیْنَ۔ یَوَدُّ۔ یُعَمَّرُ۔

مد کے درجات :-

مد کے تین درجے ہیں (۱) قصر (۲) توسط (۳) طول

قصر:-

حرف مدہ یا لین کو ایک الف یعنی دو حرکتوں کے برابر لمبا کرنے کو کہتے ہیں اس مقدار کا اندازہ یہ ہے کہ درمیانی

طور پر کھلی ہوئی انگلی کو بند اور بند انگلی کو کھولنے میں جتنی دیر لگتی ہے یہ ایک اندازہ ہے اصل دارومدار کامل استاذ کے سننے پر ہے۔

توسط:۔

حروف مدہ یا لین دو یا تین الف تک کھینچنے کو توسط کہتے ہیں۔

طول:۔

حروف مدہ یا لین تین الف پانچ الف تک کھینچنے کو طول کہتے ہیں۔

مد کی تعریف:۔

حروف مدّہ اور لین میں آواز کو کھینچ کر لمبا کرکے پڑھنے کو مد کہتے ہیں مد کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مدّ اصلی (۲) مدّ فرعی

۔ مدّ اصلی

مدّ اصلی کو ذاتی اور طبعی بھی کہتے ہیں اس کی مقدار ایک

الف کے برابر ہے مد اصلی کی تعریف یہ ہے کہ ایک الف سے کم بھی نہ ہو اور زائد بھی نہ ہو اور کسی سبب پر موقوف بھی نہ ہو۔ جیسے نُوْحِیْہَا

مدّ فرعی :۔

مدفرعی کی تعریف یہ ہے کہ الف سے زائد کھینچی جائے اور حرف مد کے بعد کوئی سبب پایا جائے اور مد فرعی کے دو سبب ہیں۔ (۱) ہمزہ (۲) سکون اور پھر سکون کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) سکون لازمی (۲) سکون عارضی

(۱) سکون لازمی :۔

جو حالت وقف اور وصل میں ساکن ہی پڑھا جائے جیسے آٰلْـٰٔنَ میں لام کا سکون اصلی ہے۔

(۲) سکون عارضی :۔

جو حالت وقف میں کلمہ کا آخری حرف ساکن پڑھا جائے جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ، کَانُوْنَ، عَلِیْمٌ ، حَکِیْمٌ ، کا میم اور قَدِیْرٌ کی را وغیرہ

اور اگر وقف نہ کریں تو کلمے کے آخری حرف کی حرکت پڑھی جائے گی جیسے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں رحیم کی میم کی حرکت پڑھی جائے گی۔

مدِّ فرعی کی اجمالی چار قسمیں ہیں:۔

(۱) مدِّ متصل (۲) مدِّ منفصل (۳) مدِّ لازم (۴) مدِّ عارض

مدِّ فرعی کی تفصیلی نو قسمیں ہیں۔

(۱) مدِّ متصل (۲) مدِّ منفصل (۳) مدِّ لازم کلمی مخفف (۴) مدِّ لازم کلمی مثقل (۵) مدِّ لازم حرفی مخفف (۶) مدِّ لازم حرفی مثقل (۷) مدِّ لازم لین (۸) مدِّ عارض وقفی (۹) مدِّ عارض لین۔

مدِّ متصل:۔

ایک کلمہ میں حرف مدّہ کے بعد ہمزہ آجائے تو اس کو متصل کہتے ہیں جیسے اُولٰٓئِکَ ، سُوْٓءٍ ، سِیْٓـئَتْ

اس کو مدّ واجب بھی کہتے ہیں۔

مدِّ منفصل:۔

حرف مدّہ کلمہ کے آخر میں ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے

شروع میں ہو تو اس کو مد منفصل کہتے ہیں جیسے بِمَآ اُنزِلَ فِیۡٓ اَنۡفُسِكُمۡ، قَالُوۡٓا اٰمَنَّا ان دونوں کی مقدار دو الف ڈھائی الف اور چار الف تک ہے اور منفصل میں قصر بھی جائز ہے اس لئے اس کو مد جائز بھی کہتے ہیں۔

مد لازم کلمی مخفف:۔

حرف مدہ کے بعد اسی کلمہ میں سکون لازمی ہو جیسے آلۡــٰٔنَ

مد لازم کلمی مثقل:۔

حرف مدہ کے بعد اسی کلمہ میں حرف مشدد ہو جیسے دَآبَّةٍ، اَتُحَآجُّوۡنِّیۡ

مد لازم حرفی مثقل:۔

حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد تشدید ہو جیسے الٓمّٓ میں لام کی مد

مد لازم حرفی مخفف:۔

حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد سکون ہو جیسے الٓمّٓ میں میم کی مد۔
مد لازم کی چاروں قسموں میں طول ہی طول ہوتا ہے اور اس

کی مقدار تین یا پانچ الف تک ہے۔

مدِ لازم لین:۔

حروف مقطعات میں حرف لین کے بعد سکون لازمی ہو جیسے سُورۂ مریم میں کٓهٰيٰعٓصٓ اور سُورۂ شُوریٰ میں حٰمٓ عٓسٓقٓ کا عین اس کو مدلازم لین کہتے ہیں قرآن مجید میں اس کی یہی دو مثالیں ہیں مد لازم لین میں طول اولیٰ توسط جائز اور قصر ضعیف ہے۔

مد عارض وقفی:۔

حرف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو یعنی وقف کی وجہ سے ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ يَشْعُرُوْنَ ۔ اَمْوَاتٌ اس کی مقدار میں پہلا درجہ طول ، دوسرا توسط اور تیسرا قصر کا ہے۔

مدِ عارض لین

یعنی حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو یعنی وقف کی وجہ سے جیسے حَذَرَ الْمَوْتِ ط مِنْ شَيْءٍ ط اس کو مد عارض لین

کہتے ہیں اس میں پہلا درجہ قصر دوسرا توسط تیسرا طول کا ہے۔
وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

مدّ قوی اور مدّ ضعیف:

(۱) مدّ قوی: مدّ متصل مدّ لازم کی چاروں قسمیں مدّ لازم لین مدّ عارض وقفی یہ سب قوی ہیں۔
(۲) مدّ ضعیف: مدّ منفصل: مد عارض لین یہ ضعیف ہیں۔

وقف:۔

وقف کے معنی ہیں ٹھہرنا اور فن تجوید میں جس کلمہ کے آخری حرف پر وقف کیا جائے۔ اگر وہ متحرک ہے تو اس کو ساکن کر کے سانس اور آواز کو بند کردینے کو وقف کہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ رَحْمَۃً کہ

وقف کی دو قسمیں ہیں (۱) کیفیتِ وقف (۲) محلِ وقف

(۱) کیفیتِ وقف:۔

یعنی کلمہ کے آخری حرف پر کس طرح وقف کیا جائے پھر کیفیت وقف کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) وقف بالا سکان

(۲) وقف بالرَّوم (۳) وقف بالاِشمام

(۱) وقفِ بالاسکان:۔

یعنی کلمہ کے آخری حرف کو بالکل ساکن کردیا جائے اور سانس اور آواز کو بند کردیا جائے اس کو بالاسکان کہتے ہیں۔ اور یہ تینوں حرکتوں میں ہوتا ہے جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ یَوْمِ الدِّیْنِ ہ نَسْتَعِیْنُ ہ

وقفِ بالرَّوم:۔

جس کلمہ پر روم کے ساتھ وقف کرنا چاہیں تو اس کلمہ کے آخری حرف کی تہائی حرکت کو ایسی ہلکی آواز سے ادا کیا جائے کہ قریب والا سن سکے اس کو وقف بالرَّوم کہتے ہیں اور یہ زبر اور حرکت عارضی پر نہیں ہوتا زیر اور پیش میں ہوتا ہے جیسے یَوْمِ الدِّیْنِ۔ نَسْتَعِیْنُ ہ سَمٰوٰتٍ ط عَلِیْمٌ ہ

وقفِ بالاشمام:۔

جس کلمہ پر اشمام کے ساتھ وقف کرنا چاہیں تو اس کے آخری حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کا اشارہ کیا جائے۔ تو اس کو وقف بالاشمام کہتے ہیں اور یہ صرف ضمہ

میں ہوتا ہے جیسے نَسۡتَعِیۡنُ ۔ قَدِیۡرٌ ۔ اور اشمام زبر، زیر اور حرکت عارضی پر نہیں ہوتا۔

محل وقف :۔

محل وقف کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں۔
(۱) وقف تام (۲) وقف کافی (۳) وقف حسن (۴) وقف قبیح

وقفِ تام :۔

جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کو بعد والے کلمہ سے لفظی اور معنوی تعلق نہ ہو اس کو وقف تام کہتے ہیں جیسے اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۔

(۲) وقفِ کافی :۔

جس کلمہ پر وقف کیا جائے اس کو بعد والے کلمہ سے تعلق معنوی ہو لفظی تعلق نہ ہو تو اس کو وقف کافی کہتے ہیں۔
جیسے یُوۡقِنُوۡنَ ۔ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۔ وقف تام اور وقف کافی دونوں کا ایک ہی حکم ہے کہ وقف کرنے کے بعد لوٹانے کی ضرورت نہیں بلکہ بعد والے کلمہ سے ابتدا کر کے پڑھے۔

(۳) وقف حسن :-

جس کلمہ پر وقف کیا ہے اس کو بعد والے کلمہ سے تعلق لفظی ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پر وقف کیا جائے تو ما قبل سے لوٹانا چاہیے ما بعد سے پڑھنا جائز نہیں۔ اگر آیت پر وقف کیا جائے جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پر وقف کیا جائے تو اس کے بعد آگے سے شروع کرنا جائز ہے اس کو وقفِ حسن کہتے ہیں۔

وقفِ قبیح :-

ایسے کلمہ پر مجبوراً وقف کیا جائے کہ جس کا ما بعد سے تعلق لفظی اور معنوی دونوں طرح ہو جیسے اَلْحَمْدُ یا مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے مٰلك پر وقف کیا گیا تو اس کو وقف قبیح کہتے ہیں اس کو ما قبل سے لوٹانا ضروری ہے۔

وقف سکتہ اور قطع میں فرق :-

سکتہ وقف کی طرح ہوتا ہے فرق اتنا ہے کہ سکتہ میں کلمہ کا آخری حرف ساکن کرکے تھوڑی دیر کے لیے آواز بند

کر کے سانس جاری رکھتے ہوئے فوراً پڑھنا شروع کیا جائے۔ اور روایت حفص میں چار سکتے ہیں۔

(۱) عِوَجَاۃ کے الف پر سکتہ — سورہ کہف ع ۱

(۲) مِنۡ مَّرۡقَدِنَا کے الف پر سکتہ — سورہ یٰسٓ ع ۴

(۳) مَنۡ رَاقٍ کے نون پر سکتہ — سورہ قیامہ ع ۱

(۴) بَلۡ رَانَ کے لام پر سکتہ — سورہ مطففین ع ۱

قطع:۔

آیت پر ٹھہر کر تلاوت جاری رکھنے کو وقف کہتے ہیں اور حسبِ معمول تلاوت کے اختتام پہ آخری آیت پر ٹھہرنے کو قطع کہتے ہیں۔

گیارہواں درس

اجتماعِ ساکنین و ہمزہ اور ہائے ضمیر کے بیان میں

(۱) اجتماعِ ساکنین :-

دو ساکن حرف ایک جگہ جمع ہوں تو ان کو اجتماع ساکنین کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) اجتماع ساکنین علیٰ حَدِّہٖ (۲) اجتماع ساکنین علیٰ غیرِ حَدِّہٖ۔

(۱) اجتماع ساکنین علیٰ حَدِّہٖ :-

یہ ہے کہ دو ساکن حرف ایک کلمہ میں جمع ہوں یا کسی حروف مقطعات میں جمع ہوں ان میں پہلا ساکن حرف مدّہ ہو جیسے آلْئٰنَ دَآبَّۃ قٓ نٓ تو پہلے ساکن مدّہ کو خوب کھینچ کر پڑھنا چاہئے اور یہ وقف و وصل دونوں حالتوں میں جائز ہے۔

(۲) اجتماع ساکنین علیٰ غیرِ حَدِّہٖ :-

یہ غیر جائز ہے البتہ وقف میں جائز ہے اور اس کی تعریف یہ

ہے کہ علیٰ حدہٖ کی دونوں شرطوں سے پہلی شرط نہ ہو یا دونوں شرطیں نہ ہوں اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) دو ساکن دو کلموں میں ہوں اور پہلا حرف مدہ ہو تو حرف مدہ کو گرا کر پڑھیں گے جیسے وَاسْتَبَقَا الْبَاب۔ قَالُوا الْئٰنَ فِی الْاَرْضِ

(۲) دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہوں مگر پہلا ساکن مدہ نہ ہو۔ اس کا حکم یہ ہے کہ حالت وقف میں دونوں ساکن قائم رکھنے جائز ہیں اور حالت وصل میں جائز نہیں بلکہ دوسرے ساکن کی وصل میں حرکت پڑھی جائے گی۔ جیسے

بِکْرْ۔ اَلْحَرْثْ

(۳) من جارہ کا نون ہو یا آلِ عمران میں الٓمّٓ کا میم ہو۔ ان کو حرکت دیتے وقت فتحہ یعنی زبر دی جائے گی۔ جیسے

وَمِنَ النَّاسِ۔ مِنَ اللّٰہِ۔ الٓمّٓ ۝ اللّٰہُ

پہلا ساکن میم جمع یا واؤ لین فعل جمع کا ہو اس کو ضمہ یعنی پیش دی جائے گی جیسے عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ۔ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ۔ وَرَاَوُا الْعَذَابَ۔ ان دونوں کے علاوہ اگر کوئی اور حرف ساکن ہو تو اس کو کسرہ یعنی زیر دی جائے گی اور تنوین بھی اس قاعدہ میں شامل ہے۔ جیسے قُلِ الْحَقُّ۔ اَوِالْوَالِدَیْنِ قَدْ مِّنَ الَّذِیْ۔ شَیْئًا نِ السَّمَآءُ۔ اور بِئْسَ لِاسْمُ الْفُسُوْقُ۔

جو کہ سورہ حجرات کے دوسرے رکوع میں ہے۔ لام سے

پہلے اور بعد والا ہمزہ حذف کیا جائے گا اور اسی قاعدہ کے مطابق لام کو حرکت کسرہ کی دی جائے گی۔

(وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب)

ہمزہ کے بیان میں:۔

عربی پڑھے بغیر مکمل طور پر ہمزہ کی پہچان نہیں ہو سکتی صرف چند ضروری قاعدے بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ابتدائی طلباء کے لئے آسانی ہو۔

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ہمزہ قطعی (۲) ہمزہ وصلی

ہمزہ قطعی:۔

ہمزہ قطعی وہ ہے جو ہر حال میں ثابت رہے خواہ ابتداء میں ہو یا دو کلموں میں ہو جیسے اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ، اَلْاٰیٰتِ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ۔

ہمزہ وصلی:۔

ہمزہ وصلی ابتداء اور اعادہ کی حالت میں پڑھا جاتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ۔ اُسْجُدُوْا اور ما قبل یعنی پہلے حرف سے ملا کر پڑھنے کی حالت میں حذف ہو جاتا ہے جیسے

قُلِ الْحَمْدُ۔ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

نَسْتَعِیْنُ اھْدِنَا۔ لِلْمَلٰئِکَۃِ اسْجُدُوْا۔

ہمزہ قطعی اور وصلی کے اعتبار سے چار قاعدے ہیں۔
(۱) تحقیق (۲) تسہیل (۳) ابدال (۴) حذف

تحقیق:۔

دو ہمزے قطعی ایک کلمہ میں یا دو کلموں میں جمع ہوں تو خوب صاف طور سے پڑھے جائیں گے جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ۔

تسہیل:۔

ہمزہ کو الف اور ہمزہ کی درمیانی خالت میں ادا کرنے کو تسہیل کہتے ہیں اور سورہ حم سجدہ کے آخر میں جو ءَاَعْجَمِیٌّ ہے اس کے دوسرے ہمزہ کو نرمی سے ادا کرنا ضروری ہے صرف اس جگہ روایت حفص میں تسہیل واجب ہے۔

ابدال:۔

ہمزہ وصلی کو الف سے بدل کر پڑھنا قرآن مجید میں اس کی چھ مثالیں پائی جاتی ہیں۔
دو جگہ سورہ یونس میں جیسے آلْئٰنَ

دو جگہ سورہ انعام میں جیسے ءٓالذَّ کَرَیْنِ۔
دو جگہ ءٓاللّٰہُ ایک سورہَ یونس اور دوسرا سورہَ نمل میں ان کلمات میں تسہیل بھی ہے مگر ابدال اولیٰ ہے۔

حذف:۔

پہلا ہمزہ قطعی مفتوح اور دوسرا ہمزہ وصلی مکسور ہو تو ہمزہ وصلی حذف ہوجائے گا جیسے ءَاِسْتَکْبَرْتَ کو اَسْتَکْبَرْتَ اور ءَ اِصْطَفَی الْبَنَاتِ کو اَصْطَفَی الْبَنَاتِ پڑھیں گے۔

حرکت کے موافق ابدال کی مثالیں

جب دو ہمزہ جمع ہوں تو ان میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزہ ساکنہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے اَءْ مَنُوْا کو اٰمَنُوْا۔ اِءْمَانًا کو اِیْمَانًا۔ اُءْ تُمِنَ کو اُوْتُمِنَ پڑھا جائے گا۔
(۲) ہمزہ وصلی کی اعراب کے لحاظ سے تین قسمیں ہیں۔
(۱) مفتوح (۲) مکسور (۳) مضموم

(۱) مفتوح:۔

ہمزہ وصلی لام تعریف سے پہلے مفتوح پڑھا جاتا ہے جیسے
اَلرَّحْمٰن ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَلْمُسْتَقِیْمَ وغیرہ۔
(۲) مکسور:۔

اگر بغیر لام تعریف کے کسی اسم کا ہے تو مکسور پڑھا جائے گا
اس کی مثالیں قرآن مجید میں کل سات ہیں اور وہ یہ ہیں۔
۱۔ اِسْمٌ ۲۔ اِبْنٌ ۳۔ اِبْنَتٌ ۴۔ اِمْرُءٌ ۵۔ اِمْرَءَتٌ ۶۔ اِثْنَیْنِ ۷۔ اِثْنَتَیْنِ
(۳) مضموم:۔

اگر ہمزہ وصلی سمیت فعل کا تیسرا حرف مضموم ہو اور اس
حرف کا ضمہ اصلی ہو تو ہمزہ وصلی کو ضمہ دے کر پڑھیں گے
جیسے اُسْجُدُوْا ، اُدْخُلُوْا ۔
نوٹ: اگر فعل کا تیسرا حرف مفتوح یا مکسور یا عارضی ضمہ
والا ہو تو ہمزہ وصلی کو کسرہ دے کر پڑھیں گے۔ جیسے اِذْهَبْ۔
اِرْجِعْ۔ اِمْشُوْا۔ اِتَّقُوْا۔ (وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ)
ھا:۔

ہا کی دو قسمیں ہیں (۱) ہائے ضمیر (۲) ہائے سکتہ

ہائے ضمیر:۔

ہائے ضمیر واحد مذکر غائب کے لیے ہوتی ہے جیسے ہٗ یعنی اس کا جیسے مَالُہٗ اس کا مال ہائے ضمیر، مکسور، مضموم اور کبھی، ساکن بھی ہوتی ہے لیکن مفتوح نہیں ہوتی کبھی زیر کو کھینچ کر یا بنا دیا جاتا ہے جیسے بہٖ اور کبھی پیش کو کھینچ کر واؤ بنادیا جاتا ہے جیسے لہٗ اور اس کو کھینچنے کو عربی میں صلہ کہتے ہیں۔

(۱) ہائے ضمیر سے پہلے حرف کی زیر ہو یا یائے ساکنہ ہو تو ہائے ضمیر مکسور پڑھی جائے گی۔ جیسے بِہٖ فِیْہِ مگر پانچ جگہ اس قاعدہ کے خلاف پڑھی جائے گی۔

دو جگہ مضموم: (۱) اَنْسَانِیْہُ کہف ع ۹ (۲) عَلَیْہُ اللّٰہَ فتح ع ۱

تین جگہ ساکن:

(۱) اَرْجِہْ اعراف ع ۱۴ (۲) اَرْجِہْ شعراء ع ۳ (۳) فَاَلْقِہْ نمل ع ۲

اور ہائے ضمیر سے پہلے نہ کسرہ ہو اور نہ یائے ساکنہ ہو تو ہا مضموم پڑھی جائے گی جیسے نَزَّلَہٗ، رَسُوْلُہٗ - اَرْسِلْہُ۔

(۲) اور جب ہائے ضمیر سے پہلے اور بعد حرف متحرک ہو تو پھر ہائے ضمیر اگر مکسور ہے تو یا کے ساتھ کھینچ کر پڑھی جائے گی۔ جیسے کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ اگر مضموم ہے تو واؤ کے ساتھ کھینچ کر پڑھی جائے گی جیسے فَاِنَّہٗ نَزَّلَہٗ اَمْرُہٗ اس کو

اشباع اور صلہ کہتے ہیں مگر یَرْضَہُ لَکُمْ زمر ع۱ کی ہا بغیر کھینچے پڑھی جائے گی اور اگر ہائے ضمیر سے پہلے یا بعد حرف ساکن ہو تو پھر بغیر کھینچے پڑھی جائے گی جیسے وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ۔ وَیُعَلِّمُہُ الْکِتٰبَ۔ مِنْہُ اَخَاہُ۔ اس کو قصر کہتے ہیں مگر ایک جگہ فِیْہٖ مُہَانًا (فرقان ع۶) کی ہا کھینچ کر پڑھی جائے گی۔

ہائے سکتہ :۔

ہائے ضمیر کی طرح کلمہ کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کے لئے ہائے سکتہ لائی جاتی ہے اور یہ صرف ساکن ہی ہوتی ہے۔ حالتِ وقف ہو یا وصل قرآن مجید میں ۹ جگہ واقع ہوئی ہے۔ (۱) لَمْ یَتَسَنَّہْ بقرہ (۲) فَبِھُدٰىھُمُ اقْتَدِہْ۔ (انعام) (۴،۳) کِتَابِیَہْ (دو جگہ) (۶،۵) حِسَابِیَہْ (۷) مَالِیَہْ (۸) سُلْطَانِیَہْ یہ چھ کلمات سورہ الحاقہ میں ہیں (۹) مَاھِیَہْ (قارعہ میں)

تنبیہہ :۔ نَفْقَہُ کَثِیْرًا سورہ ھود فَوَاکِہُ وَھُمْ سورۂ مومنین اور سورۂ صٰفٰت میں، لَئِنْ لَّمْ تَنْتَہِ مریم میں، ان سب میں صلہ نہیں ہوگا کیونکہ ہا ضمیر کی نہیں ہے بلکہ نفسِ کلمہ کی ہے۔

(وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ)

بارہواں درس

کلمہ مقطوع و موصول و تا اور رسم الخط اور فوائد ضروریہ کے بیان میں

(ا) مقطوع:۔ ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے جدا لکھا ہوا ہو جیسے فِیْ مَا ، اَیْنَ مَا ۔ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا ۔

موصول :۔ ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے ملا ہوا لکھا ہو۔ جیسے فِیْمَا ۔ اَیْنَمَا ۔ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا ۔

کلمہ موصولہ اور غیر موصولہ کا جاننا اس لئے ضروری ہے کہ وقف رسم خط کے تابع ہوتا ہے۔ مقطوع یا غیر موصول کلمات میں ضرورت کے وقت فی اور ما دونوں پر وقف جائز ہے اور موصول کلمات میں آخری حرف یعنی ما پر وقف کیا جائے گا فی پر وقف جائز نہیں۔

تا کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) تائے مدوّرہ (۲) تائے مطوّلہ

تائے مدوّرہ :۔ یعنی گول تا جو کہ حالت وقف میں ھا

پڑھی جائے گی۔ رَحْمَةٌ۔ وَالْاٰخِرَةُ ط

تائے مطولہ:۔ یعنی لمبی تا جو کہ حالت وقف میں تا ہی پڑھی جائے گی۔ جیسے بَیِّنٰتٍ ط حَسَنٰتٍ ط

رسم الخط:۔ وہ کلمات جو رسم الخط کے موافق نہیں پڑھے جاتے۔ قرآن مجید میں پانچ جگہ لام کے بعد الف لکھا ہوا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔

(۱) لَاۡاِلَی اللّٰہِ تُحۡشَرُوۡنَ (سورہ آل عمران ع ۱۶) (۲) وَلَاۡاَوۡضَعُوۡا سورہ توبہ ع ۷ (۳) اَوۡلَاۡاَذۡبَحَنَّہٗ (سورہ نمل ع ۲) (۴) لَاۡاِلَی الۡجَحِیۡمِ (سورہ صٰفّٰت ع ۲) (۵) لَاۡاَنۡتُمۡ سورہ حشر ع ۲ ان کلمات کو خوب یاد کرلیں۔

مندرجہ ذیل کلمات میں بھی الف لکھا ہوا ہے لیکن حالت وقف اور وصل میں نہیں پڑھا جائے گا۔

(۱) اَوۡیَعۡفُوَا سورہ بقرہ ع ۱۹ (۲) اَنۡ تَبُوۡءَا سورہ مائدہ ع ۵ (۳) لِیَتۡلُوَا سورہ رعد ع ۴ (۴) لَنۡ نَّدۡعُوَا سورہ کہف ع ۲ (۵) لِیَرۡبُوَا سورہ روم ع ۴ (۶) لِیَبۡلُوَا (۷) نَبۡلُوَا سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (۸) ثَمُوۡدَا چار جگہ ہود، فرقان، عنکبوت اور نجم میں (۹) قَوَارِیۡرَا دوسرا سورہ دھر میں ع (۱۰) اَفَائِنۡ انبیاء، آل عمران میں (۱۱) لِشَایۡءٍ کہف

وہ کلمات جنہیں حالتِ وقف میں وقف کے تابع ہونے کی وجہ سے الف پڑھا جائے گا اور وصل میں نہیں پڑھا جائے گا۔

(۱) اَنَا جس جگہ آئے (۲) لٰکِنَّا سورہ کہف میں (۳) اَلظُّنُوْنَا (۴) اَلرَّسُوْلَا (۵) اَلسَّبِیْلَا یہ تینوں سُورہ احزاب میں ہیں (۶) پہلا قَوَارِیْرَا (۷) سَلٰسِلَا یہ دونوں سورۂ دہر میں ہیں لیکن سَلٰسِلَا میں بغیر الف کے وقف کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے سَلٰسِلْ

حروفِ علّت کے محذوف اور اثبات کی مثالیں:۔

(۱) حروفِ علّت جب کلمہ کے آخر میں مرسوم یعنی لکھا ہوا ہو تو وقف میں پڑھا جائے گا جیسے وَاسْتَبَقَا۔ وَاَقِیْمُوْا۔ وَلَا تَسْقِیْ۔ اور وصل میں اجتماع ساکنین علیٰ غیرِ حدِّہٖ کی وجہ سے حذف ہوجاتا ہے جیسے وَاسْتَبَقَا الْبَابَ۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ۔ وَلَا تَسْقِی الْحَرْثَ۔

(۲) اگر حرف علت غیر مرسوم یعنی لکھا ہوا نہ ہو تو وقف میں بھی محذوف ہوگا۔ خواہ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے ہو یا تخفیف رسم کی وجہ سے۔

الف محذوف کی مثالیں:۔

(۱) اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ سورۂ نور ع ۴ اصل میں اَیُّہَا الْمُؤْمِنُوْنَ تھا۔

(۲) اَیُّہَ السّٰحِرُ سورۂ زخرف ع ۵ " " اَیُّہَا السّٰحِرُ"

(۳) اَیُّہَ الثَّقَلٰنِ سورۂ رحمٰن ع ۲ " " اَیُّہَا الثَّقَلٰنِ"

ان تینوں میں الف حالتِ وقف میں بھی نہیں پڑھا جائے گا
اسی طرح وَلَمْ یُؤْتَ اور وَلَا یَأْبَ میں بھی الف محذوف ہے۔

واوٗ محذوف کی مثالیں۔

(۱) وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ سورۂ بنی اسرائیل ع ۲ اصل میں یَدْعُوا الْاِنْسَانُ تھا۔

(۲) وَیَمْحُ اللّٰہُ سورۂ شوریٰ ع ۳ اصل میں وَیَمْحُوا اللّٰہُ تھا۔

(۳) یَدْعُ الدَّاعِ سورۂ قمر ع ۱ اصل میں یَدْعُو الدَّاعِ تھا

(۴) وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ سورۂ تحریم ع ۱ اصل میں وَصَالِحُوْ الْمُؤْمِنِیْنَ تھا۔

(۵) سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَۃَ سورۂ العلق ع ا اصل میں سَنَدۡعُو الزَّبَانِیَۃَ تھا۔

واوٗ حالتِ وقف میں بھی محذوف ہو گا۔

یا محذوف کی مثالیں:۔

(۱) فَارۡهَبُوۡنِ سورۃ بقرہ ع اصل میں فَارۡهَبُوۡنِیۡ تھا

(۲) فَاتَّقُوۡنِ " " " " فَاتَّقُوۡنِیۡ تھا۔

(۳) وَسَوۡفَ یُؤۡتِ اللّٰهُ " النساء ع ۲۱ " وَسَوۡفَ یُؤۡتِیۡ اللّٰهُ

(۴) وَاخۡشَوۡنِ الۡیَوۡمَ سورۂ مائدہ ع ا " وَاخۡشَوۡنِیۡ الۡیَوۡمَ "

(۵) نُنۡجِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ سورۂ یونس ع ۱۰ " نُنۡجِیۡ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ تھا۔ "

(۶) مَتَابِ، عِقَابِ، وَعِیۡدِ، یٰقَوۡمِ، رَبِّ وغیرہ وغیرہ اصل میں مَتَابِیۡ، عِقَابِیۡ، وَعِیۡدِیۡ، یٰقَوۡمِیۡ، رَبِّیۡ تھا۔

اسی طرح کے تمام کلمات میں حالت وقف میں یٰ محذوف ہوگی۔ اور فَمَآ اٰتٰنِ َ اللّٰہ سورۃ نمل ع رسم کے اعتبار سے تو وقفاً یٰ محذوف ہونی چاہیے جیسے فَمَآ اٰتٰنِ کیونکہ مصحفِ عثمانی

میں مرسوم نہیں ہے۔ نقاط اور حرکات کی طرح اس یٖ کو بھی لکھ دیا جاتا ہے تاکہ پڑھنے میں غلطی واقع نہ ہو۔ مصحف عثمانی میں مرسوم نہ ہونے کی وجہ سے حذف جائز ہے۔ جیسے فَمَآ اٰتٰنِۦ اور حضرت حفص رحمتہ اللہ علیہ نے اس ی کو وصلاً مفتوح پڑھتے ہیں اس لئے وصلاً اثبات بھی جائز ہے جیسے فَمَآ اٰتٰنِیَ دونوں طرح جائز ہے اور بطریقِ شاطبی اثبات اولیٰ ہے۔

(۷) وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ سورہ یوسف ع ۴ میں اور لَنَسْفَعًا

سورہ علق میں نون خَفِیفَہ تاکید کا ہے۔ نون تنوین کا نہیں کیونکہ تنوین اسموں کے لئے مخصوص ہے اور یہ دونوں فعل ہیں یعنی دونوں جگہ نون ساکن ہے۔ لیکن دو زبر کی تنوین کی طرح بشکل الف مرسوم ہے تو باعتبار رسم الف کے ساتھ وقف کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ایسے دو مقام ہیں اور سات جگہ قرآن مجید میں كَاَيِّنْ مرسوم ہے اصل میں ای ہے۔ کاف حرفِ تشبیہ اس پر داخل ہے اور تنوین بشکل نون ہوا ہے تو رسم خط کے مطابق نون ساکن پر وقف کرتے ہیں۔ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

اجراءِ تعوُّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

همزہ :۔ کا مخرج اقصائے حلق ہے اس میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ :۔

(۱) جہر (۲) شدت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

یہ ہمزہ قطعی ہے جو وصل اور ابتدا دونوں حالتوں میں ثابت و باقی رہتا ہے یہ حذف نہیں ہوتا اور ہمزہ ساکن جھٹکے کے ساتھ پڑھا جاتا ہے ہمزہ ہمیشہ اور ہر حالت میں باریک پڑھا جاتا ہے۔

عین :۔ کا مخرج وسط حلق ہے اس میں صفاتِ لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ

(۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

عین مضموم ہونے کی وجہ سے اس کی ادائیگی میں ہونٹ گول ہوں گے اور ضمہ کو واؤ معروف کی بُو سے کر پڑھیں گے۔

واؤ :- واؤ مدہ ہے اس کا مخرج جوفِ دہن ہے اس میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ :-

(۱) جہر (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات
واؤ مدہ کی ادائیگی میں دونوں ہونٹ گول ہوں گے۔

ذال :-

ذال کا مخرج زبان کا سرا اور ثنایا علیا کا مسوڑھوں سے ملا ہوا کنارہ ہے۔ ذال میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ

(۱) جہر (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات
ذال کے ضمہ کو واؤ معروف کی بو دے کر پڑھیں گے

با :-

با کا مخرج دونوں ہونٹوں کا اندرونی تری والا حصہ ہے۔ با میں

صفاتِ لازمہ چھ ہیں۔ پانچ صفاتِ متضادہ اور ایک غیر متضادہ۔

صفات لازمہ متضادہ:۔

(۱) جہر (۲) شدّت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اذلاق غیر متضادہ:

(أ) قلقلہ:۔

با کے کسرہ کو یائے معروف کی بُو دے کر پڑھیں گے۔ اور با کے بعد ہمزہ وصلی ہے درج کلام کی وجہ سے گر جائے گا کیونکہ اصل میں بِاللّٰہِ ہے۔

لام:۔

لام کا مخرج زبان کا کنارہ اور کچھ حصہ حافہ اور ضاحک ناب رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے ہیں۔ لام میں صفاتِ لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور ایک غیر متضادہ:

صفات لازمہ متضادہ:۔

(۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اذلاق

غیر متضادہ:

(۱) انحراف

پہلے لام کا بعد والے لام میں حرفِ شمسی کی وجہ سے ادغام صغیر مثلین ہوگا۔ ما قبل با مکسور ہونے کی وجہ سے لام باریک پڑھا جائے گا اور مشدّد ہونے کی وجہ سے اس کے ادا کرنے میں دو حروف کی مقدار دیر لگے گی اور لام کے بعد جو کھڑی زبر الف مدہ کے قائم مقام اس میں مد اصلی ہوگی۔ ایک الف کی مقدار لمبا کر کے پڑھا جائے گا۔

ھا:۔

ھا کا مخرج حلق کا وہ حصہ جو سینے کی طرف والا ہے۔ ھا میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اس میں غیر متضادہ کوئی نہیں ہے۔ صفات لازمہ متضادہ

(۱) ہمس (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

ہا کے کسرہ کو یائے معروف کی بودے کر پڑھیں گے۔

میم:۔ میم کا مخرج دونوں ہونٹوں کی خشکی والا حصہ ہے میم میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ :۔

(۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اذلاق

یہ من جارہ کا نون ہے اصل میں ساکن ہے۔ اجتماع ساکنین علیٰ غَیۡرِ حَدِّہٖ کی صورت ہے اس کا حکم یہ ہے کہ ما بعد کے ملانے کی وجہ سے اس کو فتحہ دے کر پڑھیں گے۔

همزہ :۔

ہمزہ وصلی ہے ما قبل ملانے کی وجہ سے گر جائے گا۔

لام :۔ لام تعریف کا ہے شین حروف شمسی کی وجہ سے ادغام ہو گا۔

شین :۔ شین کا مخرج زبان کا درمیان اور اوپر کا تالو ہے۔ شین میں صفات لازمہ چھ ہیں پانچ متضادہ اور ایک غیر متضادہ۔

صفات متضادہ:

(۱) ہمس (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

غیر متضادہ

(۱) تفشّی۔ شین مشدد ہونے کی وجہ سے اس کے ادا کرنے میں دو حرف کی مقدار دیر لگے گی۔

یا:۔ یائے لین ہے اس کا مخرج زبان کا درمیان اور اوپر کا تالو ہے۔ اس میں صفات لازمہ چھ ہیں پانچ متضاد اور ایک غیر متضادہ۔

صفات لازمہ متضادہ:۔

(۱) جہر (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات غیر متضادہ لین۔

لین:۔

اس میں مد قصر ہو گی یعنی ایک الف کے برابر لمبا کر کے پڑھیں گے۔

طا:۔ طا کا مخرج زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ ہے۔ طا میں صفات لازمہ چھ ہیں۔ پانچ متضاد اور ایک غیر متضادہ

صفات لازمہ متضادہ:۔

(۱) جہر (۲) شدت (۳) استعلاء (۴) اطباق (۵) اصمات

غیر متضادہ، قلقلہ :۔

طا میں بوجہ استعلاء اور اطباق کے دو درجہ کی تفخیم ہوگی۔ اور طا کے بعد کھڑی زبر کو ایک الف کی مقدار لمبا کر کے پڑھیں گے۔

نون :۔ نون کے کسرہ کو یائے معروف کی بُو دے کر پڑھیں گے۔

ھمزہ :۔ ہمزہ وصلی ہے ما قبل کے ملانے سے گر جائے گا۔

لام :۔ لام تعریف کا را (حروف شمسی) کی وجہ سے ادغام ہوگا۔ امام خلیل اور امام سبویہ کے نزدیک ادغام صغیر متقاربین تام ہوگا۔ اور امام فرّاء کے نزدیک ادغام صغیر متجانسین تام ہوگا۔

را :۔ را کا مخرج زبان کی پشت کا سرا اور رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے ہیں۔ را میں صفات لازمہ سات ہیں پانچ متضادہ اور دو غیر متضادہ

صفات متضادہ:۔

(۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) ازلاق۔

غیر متضادہ:۔

(۱) انحراف (۲) مشابہت تکریر

را مشدد ہونے کی وجہ سے اس کے ادا کرنے میں دو حرف کی مقدار دیر لگے گی۔

جیم:۔ جیم کا مخرج زبان کا درمیان اور اوپر تالو ہے۔ جیم میں صفات لازمہ چھ ہیں پانچ متضادہ اور ایک غیر متضادہ

صفات متضادہ:۔

(۱) جہر (۲) شدت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

غیر متضادہ (۱) قلقلہ

یا:۔ یا مدہ ہے اس کا مخرج جوف دہن ہے یا میں صفات لازمہ پانچ ہیں اس میں غیر متضادہ نہیں ہے۔

صفات لازمہ متضادہ:۔

(۱) جہر (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

میم :- میم کا بیان پہلے ہوچکا ہے۔ آخری میم پر جب وقف کریں گے تو اس کو سکون عارضی کہتے ہیں کیونکہ وقف کی وجہ سے ساکن ہوگیا ہے ۔اس مقام پر وقف کی دو قسمیں ہوں گی (۱) کیفیت وقف (۲) محل وقف۔ پھر کیفیت وقف کی دو قسمیں ہوں گی (۱) وقف بالاسکان (۲) وقف بالرَّوم

وقف بالاسکان:۔

میم کو بالکل ساکن کردینا وقف بالاسکان کہلاتا ہے ۔ اس پر مد کی تین وجوہ بنتی ہیں (۱) طول مع الاسکان (۲) توسط مع الاسکان (۳) قصر مع الاسکان اور یہ تینوں جائز ہیں۔

وقف بالرَّوم:۔

میم کے کسرہ کی حرکت کا تہائی حصہ ادا کرنا وقف بالرَّوم کہلاتا ہے۔ اس پر بھی مد کی تین وجوہ بنتی ہیں۔ (۱) قصر مع الرَّوم (۲) توسط مع الرَّوم (۳) طول مع الرَّوم اس میں پہلی وجہ جائز ہے یعنی قصر مع الرَّوم۔ باقی دو وجوہ یعنی توسط مع الرَّوم، طول مع الرَّوم غیر جائز ہیں اس لئے کہ مد فرعی کے

لئے حرف مدولین کے بعد سکون چاہئے۔ لیکن روم کی حالت میں تو سکون نہیں ہوتا۔ بلکہ حرف کی حرکت کا تہائی حصہ پڑھا جاتا ہے اس لئے طول توسّط سبب نہ ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔

چار وجوہ جائز:

طول ' توسط ' قصر مع الاسکان ' قصر مع الروم

وجوہ غیر جائز: (۱) طول مع الروم (۲) توسط مع الروم

اور محل وقف کے اعتبار سے وقفِ تام ہی ہوگا۔

اجزاءِ تسمیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

با:۔

با کا مخرج دونوں ہونٹوں کا اندرونی تری والا حصہ ہے۔ با میں صفات لازمہ چھ، پانچ متضادہ اور ایک غیر متضادہ ہے۔

صفات لازمہ متضادہ:

(۱) جہر (۲) شدت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اذلاق

غیر متضادہ

قلقلہ

با کے کسرہ کو یائے معروف کی بو دے کر پڑھیں گے۔

سین:۔ سین کا مخرج زبان کی نوک، ثنایا علیا اور ثنایا سفلی کا درمیانی حصہ ہے۔ سین میں صفاتِ لازمہ چھ

ہیں۔ پانچ متضادہ اور ایک غیر متضادہ۔

صفات لازمہ متضادہ :۔ (۱) ھمس (۲) رخوت
(۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

غیر متضادہ :۔
صفیر سین ساکن ہے اس کے ادا کرتے وقت ایک حرف کی مقدار دیر لگے گی۔

میم :۔ میم کا مخرج دونوں ہونٹوں کا خشکی والا حصہ ہے۔ میم میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ :۔

(۱) جہر (۲) توسّط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) ازلاق
میم کے کسرہ کو یائے معروف کی بُو دے کر پڑھیں گے۔

ھمزہ :۔ ھمزہ کا مخرج حلق کا سینے کی طرف والا حصہ

ہے اس میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات لازمہ متضادہ :۔

(۱) جہر (۲) شدت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

یہ ہمزہ وصلی ہے ما قبل ملانے کی وجہ سے گر جائے گا۔ ابتدا اور اعادہ کی صورت میں پڑھا جاتا ہے۔

لام :۔ لام کا مخرج زبان کا کنارہ اور کچھ حصہ حافہ اور ضاحک ناب' رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے ہیں۔ لام میں صفات لازمہ چھ ہیں۔ ایک غیر متضادہ اور پانچ متضادہ ہیں۔

صفات متضادہ :۔

(۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) ازلاق

غیر متضادہ :۔

انحراف :۔ پہلے لام کا بعد والے لام ہیں حرف شمسی کی وجہ سے ادغام صغیر مثلین تام ہوگا اور ما قبل میم

مکسور ہونے کی وجہ سے لام باریک پڑھا جائے گا اور مشدّد ہونے کی وجہ سے اس کے ادا کرنے میں دو حرف کی مقدار دیر لگے گی اور لام کے بعد کھڑی زبر الف مدہ کے قائم مقام ہے۔ اس میں مد اصلی ہوگی ایک الف کی مقدار لمبا کر کے پڑھا جائے گا۔

ھا:۔ ہا کا مخرج حلق کا سینے کی طرف کا حصہ ہے۔ ہا میں صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں غیر متضادہ کوئی نہیں

صفات لازمہ متضادہ:۔

(۱) ھمس (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

ہا کے کسرہ کو یائے معروف کی بو دے کر پڑھیں گے اور ہا کے بعد ہمزہ وصلی گر جائے گا اور لام تعریف کا را میں ادغام ہوگا۔ امام خلیل اور سیبویہ کے نزدیک ادغام صغیر متقاربین تام ہوگا۔ اور امام فراد کے نزدیک ادغام صغیر متجانسین تام ہوگا۔

را:۔

را کا مخرج زبان کی پشت کا سرا اور نہائی ثنیہ کے مسوڑھے

ہیں۔ را میں صفات لازمہ سات متضادہ پانچ اور غیر متضادہ دو
ہیں۔

صفات لازمہ متضادہ:۔

(۱) جہر (۲) توسط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) ازلاق

غیر متضادہ:۔

(۱) انحراف (۲) مشابہت تکریر
را مفتوح ہے پر پڑھی جائے گی اور مشدد ہونے کی وجہ سے
اس کے ادا کرنے میں دو حرف کی مقدار لگے گی۔

حا:۔ حا کا مخرج حلق کا درمیانی حصہ ہے۔ حا میں
صفات لازمہ متضادہ پانچ ہیں اور غیر متضادہ کوئی نہیں۔

صفات متضادہ:۔

(۱) ہمس (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات
حا ساکن ہے اس کے ادا کرنے میں ایک حرف کی دیر لگے گی۔

میم :۔ میم کے بعد الف یعنی کھڑا زبر ایک الف کی مقدار لمبا کر کے پڑھا جائے گا۔

نون :۔ نون کا مخرج زبان کا کنارہ ناب' رباعی اور ثنیہ کے مسوڑھے ہیں۔ نون میں صفات لازمہ متضادہ پانچ اور غیر متضادہ کوئی نہیں ہے۔

صفات لازمہ متضادہ :۔

(۱) جہر (۲) توسّط (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اذلاق

نون کے کسرہ کو یائے معروف کی بُو دے کر پڑھیں گے۔ ہمزہ وصلی ولام و را اور حا کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

یا :۔

یا کا مخرج جوف دہن یائے مدہ کا ہے۔ یائے مدہ میں صفات لازمہ متضادہ پانچ اور غیر متضادہ کوئی نہیں ہے۔

صفات لازمہ متضادہ :۔

(۱) جہر (۲) رخوت (۳) استفال (۴) انفتاح (۵) اصمات

میم :- میم کا بیان بھی پہلے ہوچکا ہے۔ اگر میم پر وقف کریں تو اس کو سکون عارضی کہیں گے کیونکہ وقف کی وجہ سے میم ساکن ہوگیا ہے۔ اس مقام پر وقف کی دو قسمیں ہوں گی۔

(۱)وقف بالا سکان (۲) وقف بالرَّوم

وقف بالا سکان :-

میم کو بالکل ساکن کردینا وقف بالاسکان کہلاتا ہے۔ اس پر مد کی تین وجوہ بنتی ہیں۔

(۱) طول مع الاسکان (۲) توسط مع الا سکان (۳) قصر مع الاسکان یہ تینوں جائز ہیں۔

وقف بالرَّوم :-

میم کے کسرہ کی حرکت کا تہائی حصہ ادا کرنا وقف بالرَّوم کہلاتا ہے۔اس پر مد کی تین وجوہ بنتی ہیں۔ (۱)قصر مع الرَّوم (۲) توسط مع الرَّوم (۳) طول مع الرَّوم

اس میں پہلی وجہ قصر مع الرَّوم جائز ہے۔ باقی ماندہ وجوہ توسط مع الروم اور طول مع الرَّوم جائز ہے۔ اس لئے مد فرعی

کے لئے حرف مدولین کے بعد سکون چاہیے لیکن روم کی حالت میں سکون نہیں ہوتا بلکہ حرف کا تہائی حصہ پڑھا جاتا ہے اس لئے طول' توسط سبب نہ ہونے کی وجہ سے جائز نہیں ہے۔

جائز وجوہ:۔

(۱) طول (۲) توسط (۳) قصر مع الاسکان (۴) قصر مع الروم

غیر جائز وجوہ:۔

(۱) طول مع الرَّوم (۲) توسّط مع الرَّوم

محل وقف:۔

محل وقف کے اعتبار سے وقف ہوگا کیونکہ احناف کے مسلک کی بنا پر تسمیہ کسی کا جز نہیں۔ یہ ایک متبرک آیتہ مبارکہ ہے جو سوائے سورۃ برات کے ہر سورت کے شروع میں لکھی ہوئی ہے لیکن جز سورت نہ ہونے کی وجہ سے جہری نمازوں مین بالجہر نہیں پڑھی جاتی۔ ہاں البتہ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک جزء قرآن ہے اسی لئے ختم

قرآن مجید تراویح میں کسی سورت کے ساتھ تسمیہ کا پڑھنا مسنون ہے۔

(وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ)

فوائد ضروریہ

پہلا فائدہ:۔

قرآن مجید میں چار کلمے ایسے ہیں کہ صاد کے ساتھ مرسوم ہیں لیکن روایتِ حفص میں ان کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ (۱) وَيَبۡصُۜطُ بقرہ کے ۳۲ رکوع میں (۲) بَصۜۡطَةً اعراف کے رکوع ۹ میں ان دونوں میں سین پڑھنا چاہیے۔ (۳) اَلۡمُصَۣيۡطِرُوۡنَ سورہ طور کے رکوع ۲ میں سین اور صاد دونوں جائز ہے (۴) بِمُصَيۡطِرٍ سورہ غاشیہ میں خالص صاد پڑھنا چاہیے سورہ روم کے آخری رکوع میں لفظ ضُعۡفٍ تینوں جگہ ضاد پر پیش لکھی ہے مگر زبر کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے۔

دوسرا فائدہ:۔

اخفاء کی ادائیگی اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت ہوتی ہے۔ زبان کامل طور پر اپنے مخرج میں نہیں لگنی چاہیے۔ قدرے

ہٹ کر بقدر ایک الف کے ناک میں آواز لمبا کر کے پڑھنا چاہیے۔ جیسے مِنْ قَبْلِكَ۔ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ اظہار اور غنہ میں زبان کو اپنے مخرج میں کامل طور پر لگا کر ادا کرنا چاہیے جیسے عَذَابٌ عَظِيْمٌ غنہ کی مثال۔
اِنَّ الَّذِيْنَ - اَشَدَّ النَّاسِ ۔

تیسرا فائدہ :۔ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ہ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں اظہار اور ادغام مَعَ الْغُنَّہ ہوگا لیکن یاد رکھیں اگر ادغام کریں گے تو مد حرفی مثقل ہوگی اگر اظہار کریں گے تو مد حرفی مخفف ہوگی۔

طا کا ادغام تا میں تمام قراء کے نزدیک ناقص ہی ہوتا ہے جیسے بَسَطْتَّ، اَحَطْتُّ، فَرَّطْتُمْ، فَرَّطْتُّ ۔

تنبیہہ :۔

طا سے پہلے اور بعد والے باریک حرف کو پُر نہ پڑھا جائے۔

چوتھا فائدہ :۔

تنوین میں دو زبر اور دو پیش حالت وقف میں نہیں پڑھی

جاتیں۔ آخری حرف ساکن ہو جاتا ہے جیسے عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔ سَمٰوٰتٍ اور تنوین نصب یعنی دو زبر حالت وقف میں الف سے بدل جاتی ہے جیسے نَاعِمًا۔ قَلِیْلًا۔ وغیرہ۔

پانچواں فائدہ :۔

پُر حروف۔ یعنی حروف مستعلیہ اور شبہ مستعلیہ ال رکی ادائیگی میں جبکہ زبر والے ہوں تو ہونٹوں پر کسی قسم کی حرکت نہیں ہونی چاہیے۔ اسی طرح باریک حروف کی ادائیگی میں بھی احتیاط کرنی چاہیے تاکہ امالہ صغریٰ نہ پیدا ہو۔ جیسے وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ہ وغیرہ :

چھٹا فائدہ :۔

حروف کے مشہور القاب

(۱) ا و ی ان تینوں حروف کو جوفی و مدہ اور ہوائیہ کہتے ہیں۔

(۲) ء ھ ۔ ع ح ۔ غ خ ان چھ حروف کو حلقیہ کہتے ہیں۔

(۳) ق اور ک کو حروف لہاتیہ کہتے ہیں۔

(۴) ج ش ی ان تینوں حروف کو شجریہ کہتے ہیں۔

(۵) ض کو حرف حافیہ کہتے ہیں۔

(۶) ل ن ر کو حروف ذلقیہ اور طرفیہ کہتے ہیں۔

(۷) ط د ت کو حروف نطعیہ کہتے ہیں۔

(۸) ظ ذ ث کو حروف لثویہ کہتے ہیں۔

(۹) ص ز س کو حروف صفیر اور اسلیہ کہتے ہیں۔

(۱۰) ف ب م و ان چاروں کو حروف شفویہ کہتے ہیں۔

حلق گلے کو اور لہاتِ حلق میں اوپر لٹکے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

شجریہ درمیان کو کہتے ہیں۔ حافہ کروٹ زبان کو اور ذلق اور طرف زبان کے کنارہ نطع تالو، لثہ مسوڑھے صفیر سیٹی کی طرح آواز، اسلہ تیزی روانی زبان اور شفت ہونٹ کو کہتے ہیں۔

مخارج کی دو قسمیں ہیں (۱) محقق (۲) مقدر

اور مخارج کی اصلیں (جڑیں) تین ہیں

حلق، زبان، ہونٹ

ساتواں فائدہ:۔

نون ساکن و تنوین اور میم ساکن کے قاعدوں کے مطابق بیس حروف میں صفت غنہ پائی جاتی ہے یعنی پندرہ حروف اخفاء اور ایک حرف اقلاب یعنی حرف با اور چار حروف یَرْمَلُوْنَ ۔مَنُوِیْ اور وہ حروف یہ ہیں۔ ت ث ج
د ذ ز س ش ص ض ط
ظ ف ق ک ب م ن
و ی

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

ضمیمہ مقدمتہ التجوید

تکبیر:۔

سوال : تکبیر پڑھنے کا کیا حکم ہے نیز وحی کتنے عرصہ تک بند رہی ؟

جواب : قرآنِ کریم کے ختم کے وقت سورہ والضحیٰ سے آخر سورہ و النّاس تک تکبیر یعنی اللہ اکبر پڑھنا روایتہ" اور سندا" ثابت ہے۔ (غیاث النفع فی قرأت التسبع)

اس طرح تکبیر کا پڑھنا تمام شیوخ اور خصوصا قراء مکہ کا معمول رہا ہے تکبیر پڑھنے کا سبب یہ ہے کہ ابتدائے بعثت میں نزول وحی کے بعد کچھ مدت کے لئے وحی کا سلسلہ بند ہوگیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلبِ اطہر پر گراں گزرا' وہ کان مبارک جو کلام الٰہی کے سننے کے عادی ہوچکے تھے۔وہ قلبِ اطہر جو ارشادات ربانی کا خوگر ہوچکا تھا اس کے لئے وحی کا بند ہونا ناقابل برداشت تھا اور کفار کے طعنے بھی شروع ہوگئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے خدا نے چھوڑ دیا ہے اور ان سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگیا ہے

اس لئے اب وحی کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ آپ وحی کا انتظار فرماتے رہتے اور نہایت ہی مغموم رہتے تھے تو خداوند کریم نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں بھیجا اور سورۂ والضحیٰ نازل فرمائی۔ اس سورۂ مبارکہ میں احسانات عظیم کا تذکرہ فرمایا جارہا ہے جیسے وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ۝ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ۝
ہر آنے والی گھڑی آپ کے لیے بدرجہا بہتر ہے اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے فرطِ مسرت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر بلند فرمایا۔ انقطاعِ وحی کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بارہ دن، پندرہ دن یا چالیس دن

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ

سوال: سورۃ والضحیٰ تا سورۃ الناس تکبیر کی کتنی وجوہ ہیں؟
جواب: اخیرِ آیت اور تکبیر و بسم اللہ کو دوسری سورۃ کی ابتداء آیت سے ملانے اور وقف کرنے میں آٹھ وجوہ نکلتی ہیں جن میں سے سات جائز ہیں اور ایک غیر جائز ہے۔

جائز وجوه

(۱) فصل کل یعنی اول سورۃ کی آخری آیت تکبیر اور بسم اللہ تینوں پر وقف کرنا جیسے فَحَدِّثْ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ ۔

(۲) فصل اول و ثانی اور وصل ثالث یعنی اول سورۃ کی آخری آیت و تکبیر دونوں پر وقف کرنا اور بسم اللہ کو دوسری سورۃ سے ملا کر پڑھنا جیسے فَحَدِّثْ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ ۔

(۳) وصل کل یعنی سورۃ اولیٰ کا وصل تکبیر سے اور تکبیر کا وصل بَسْمَلَہْ سے اور بسملہ کا وصل سورۃ ثانیہ سے ملا کر پڑھنا جیسے فَحَدِّثْ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ ۔

(۴) وصلِ اول فصل ثانی اور وصل ثالث یعنی اول سورۃ کی آخری آیت کو تکبیر سے اور بسم اللہ دوسری سورۃ سے ملا کر پڑھنا اور تکبیر پر وقف کرنا جیسے فَحَدِّثِ اللّٰہُ اَکْبَرُ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ ۔

(۵) وصلِ اول فصلِ ثانی و ثالث یعنی اول سورۃ کی آخری آیت کو تکبیر سے ملا کر پڑھنا اور تکبیر اور بسم اللہ دونوں پر

وقف کرنا جیسے فَحَدِّثْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ ۔

(۶) فصل اول اور وصل ثانی و ثالث یعنی اول سورۃ کی آخری آیت پر وقف کرنا اور تکبیر کو بسم اللہ اور بسم اللہ کو دوسری سورۃ سے ملا کر پڑھنا جیسے

فَحَدِّثْ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ

(۷) فصل اول و ثالث اور وصل ثانی یعنی اول سورۃ کی آخری آیت پر وقف کرنا اور تکبیر کو بسم اللہ سے ملا کر پڑھنا جیسے فَحَدِّثْ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ ۔

مذکورہ تین صورتوں میں تکبیر کا پڑھنا اول سورۃ کے آخر کے لئے بھی ہو سکتا ہے اور دوسری سورۃ کی ابتداء کے لئے بھی لیکن چوتھی پانچویں صورت میں میں تکبیر کا پڑھنا سورۃ کے آخر کے لئے ہی ہو سکتا ہے اور چھٹی و ساتویں صورت میں تکبیر کا پڑھنا دوسری سورۃ کے اول ہی کے لئے ہو سکتا ہے۔

ناجائز وجہ

وصلِ اول و ثانی اور فصلِ ثالث یعنی اول سورۃ کی آخری

آیت کو تکبیر سے اور تکبیر کو بسم اللہ سے ملا کر پڑھنا اور بسم اللہ پر وقف کرنا۔ جیسے فَحَدِّثِ اللّٰہُ اَکْبَرُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ۔

یہ وجہ اس لئے ناجائز ہے کہ یہاں پر شبہ ہوتا ہے کہ بسم اللہ اول سورۃ کے آخر کے لئے پڑھی گئی ہے۔ حالانکہ بسم اللہ تو اول سورتوں کے لئے ہی پڑھی جاتی ہے کیونکہ اول سورۃ ہی بسم اللہ کا محل ہے اور بغیر سورۂ توبہ کے ہر سورۃ کی ابتداء میں نازل ہوئی ہے۔

سوال: سورہ والضحیٰ سے سورہ والناس تک جن کی تعداد بائیس ہے۔ اگر ان کو تکبیر سے ملا کر پڑھیں تو آخری حرف کی حرکات کی وجہ سے کتنے احکام ہیں وضاحت کیجئے؟

جواب: ان کے مختلف احکام ہیں جن کی تفصیل یہ ہے مندرجہ ذیل گیارہ سورتوں میں سے تین سورتیں ساکن ہیں اور آٹھ سورتوں میں آخری حرف پر تنوین ہے ان کو تکبیر سے ملا کر پڑھیں تو ہمزہ وصلی کو درج کلام کی وجہ سے حذف کرکے پہلے ساکن حرف یا تنوین کو اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کی وجہ سے زیر دے کر پڑھیں گے جیسے فَحَدِّثِ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ فَارْغَبِ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وَاقْتَرِبِ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

باقی آٹھ سورتوں میں آخری حرف پر تنوین ہے ان کو اس

طرح پڑھیں گے

(۱) حَامِيَةٌۢ نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ (۲) لَخَبِيْرٌۢ نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۳) مُمَدَّدَةٍۢ نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ (۴) مَاْكُوْلٍۢ نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۵) مِنْ خَوْفٍۢ نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ (۶) تَوَّابًا نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۷) مِنْ مَّسَدٍۢ نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ (۸) اَحَدٌۢ نِ اللّٰهُ اَكْبَرُ

مندرجہ ذیل باقی نو سورتوں کا آخری حرف متحرک ہے جن میں تین سورتوں کے آخری حرف پر زبر ہے اور ایک سورۃ کے آخری حرف پر پیش ہے۔ باقی پانچ سورتوں کے آخری حرف کے نیچے زیر ہے۔ ان سورتوں کو اگر تکبیر کے ساتھ ملاکر پڑھیں گے تو ہمزہ وصلی کو گرا کر آخری متحرک حرف کو اسی حرکت کے ساتھ ملاکر پڑھیں گے جیسے

(۱) بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۲) مَطْلَعِ الْفَجْرِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۳) عَنِ النَّعِيْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۴) بِالصَّبْرِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۵) وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۶) هُوَ الْاَبْتَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۷) وَلِيَ دِيْنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ

(۸) اِذَا حَسَدَ اللّٰہُ اَکْبَرُ

(۹) وَالنَّاسِ اللّٰہُ اَکْبَرُ

اور ابو طاہر عبدالواحد بن ابی ہاشمؒ اور ابن صباحؒ وغیرہ کے طریق سے تہلیل اور تکبیر کے بعد کلمات کا اضافہ کر کے پڑھنا بھی ثابت ہے۔ جیسے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

ف: جن آٹھ سورتوں کے آخری حرف کو اگر تہلیل کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے تو آخری حرف کی تنوین کو یرملون کے قاعدے کے مطابق لا نافیہ میں ادغام کر کے پڑھیں گے۔ جیسے لَخَبِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

اور باقی چودہ سورتوں کے آخری حرف تہلیل سے ملا کر پڑھیں تو جن سورتوں کا آخری حرف ساکن، متحرک یا ہائے ضمیر ہے تو بدستور اس حرف کو ساکن، متحرک یا ہائے ضمیر کی حرکت کو صلہ کے ساتھ پڑھتے ہوئے لا نافیہ سے ملا دیں گے جیسے ساکن کی مثال۔

(۱) فَحَدِّثْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

متحرک کی مثال

(۲) یٰاَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

ہائے ضمیر کا صلہ بدستور رہے گا۔

(۳) لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

الحال المرتحل

سوال: الحال المرتحل سے کیا مراد ہے۔ مفصل بیان کیجئے؟
جواب: حال منزل پر آنے والے اور مرتحل منزل پر پہنچ کر پھر سفر کی تیاری کرنے والے کو کہتے ہیں۔
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بہترین عمل کونسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حال مرتحل' تو لوگوں نے دریافت کیا کہ حال مرتحل کیا چیز ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ قرآن کا پڑھنے والا ہے کہ جب ایک قرآن مجید ختم کرے تو اس کے بعد دوسرا قرآن مجید بلا فصل شروع کردے گا۔ گویا کہ آپ نے قرآن مجید پڑھنے والے کو اس مسافر کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو سفر سے فارغ ہو کر اپنے مقام پر پہنچ جائے اور پہنچنے کے بعد اسی وقت دوسرے سفر پر روانہ ہوجائے۔
مذکورہ بیان سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح قرآن کریم ختم کرنے کو افضل الاعمال اور احب الاعمال فرمایا ہے اصل میں اس عمل سے کثرت

تلاوت ہے اس کی مداوت کی طرف ترغیب دلانا ہے۔ یعنی حال مرتحل سے مراد قرآن حکیم کا ختم کرنا اور پھر فوراً دوسرا قرآن مجید شروع کر دینا۔ یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ختم کر کے پھر سورۃ فاتحہ پڑھ کر سورہ بقرہ شروع سے اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھ لیا جائے۔

اور فقہائے عظام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ نماز تراویح میں قرآن مجید ختم کرے تو معوذتین یعنی سورۃ فلق اور سورۃ الناس پڑھنے کے بعد رکعت کرے اور پھر آخری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرہ کے شروع سے المفلحون تک پڑھے کیونکہ حال مرتحل یعنی اس قرآن مجید ختم کرنے والے کو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے خیرالناس فرمایا ہے اس سے واضح ہوگیا ہے کہ اس طریقہ پر قرآن مجید ختم کرنا مستحب افضل، نہایت ہی پسندیدہ ہے۔

تمت بالخیر

بِوَسِیْلَةِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

جامعہ صدیقیہ سراج العلوم کا اجمالی تعارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اما بعد! احقر نے کئی بار ارادہ کیا کہ شیخ القراء مولانا قاری محمد یوسف صدیقی صاحب رحمتہ اللہ کا کتاب میں تعارف شامل کیا جائے لیکن قبلہ قاری صاحب کی طرف سے نفی میں جواب ملا۔ بالآخر جامعہ کے اجمالی تعارف کی الحمدللہ اجازت مل گئی جو ناظرین کرام کے پیش خدمت ہے۔ شیخ القراء جناب قاری محمد یوسف صاحب صدیقی بانی و ناظم اعلی جامعہ صدیقیہ سراج العلوم مختلف مقامات میں تجوید و قرأت کی خدمت کرتے رہے۔ جامعہ نعیمیہ، جامع ہجویریہ داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ لاہور، مدرسہ خدام القرآن کاچھو پورہ لاہور۔ بالآخر علامہ قاضی عبدالنبی کوکب؍ کے انتخاب پر جامع مسجد غوثیہ بیرون مستی گیٹ لاری اڈہ لاہور میں تیار شدہ مدرسہ کاچھو پورہ سے لایا گیا اور مفتی محمد اعجاز ولی خان رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نسبت سے جامعہ صدیقیہ سراج العلوم نام منتخب فرمایا اور

وسائل کی کمی کے باوجود معیاری تعلیم حفظ و ناظرہ، تجوید قرأت اور ابتدائی درس نظامی کی تدریس یکم اپریل ۱۹۶۳ کو شروع کی۔ سخت ترین مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن مردِ فقیر ثابت قدم رہے اور ہزاروں حفاظ و قراء جامعہ ہذا سے فراغت حاصل کر کے ملک اور بیرون ملک قرآن کریم کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ قبلہ قاری صاحب کی تمنا یہ تھی کہ جامعہ ہذا میں قرأت سبعہ و عشرہ کا بھی معقول انتظام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ خواہش بھی پوری فرمائی مولانا قاری ابوالمحاسن سید مظفر حسین بخاری نقشبندی جنھوں نے علم تجوید کی تکمیل جامعہ ہذا میں کی اور شاہ صاحب کا رجحان دیکھا تو سبعہ و عشرہ کی طرف تھا اور قاری صاحب موصوف نے استاذ الاساتذہ قاری المقری سید حسن شاہ بخاری صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر شاہ صاحب کے متعلق اظہار کیا۔ جناب قاری حسن شاہ صاحب نے خندہ پیشانی سے اپنے تلامذہ میں شامل کیا اور شاہ صاحب موصوف نے بڑی محنت سے قرأت سبعہ و عشرہ سے سند فراغت حاصل کی اور پھر ۲۵ شوال ۱۴۰۲ھ میں جامعہ ہذا میں قرأت سبعہ و عشرہ کا انتظام کیا گیا۔ یہ خدمت

قبلہ شاہ صاحب کے سپرد کی گئی الحمدللہ اس وقت بڑی کامیابی کے ساتھ قرأت سبعہ و عشرہ کی تعلیم دی جارہی ہے۔ اس شعبہ میں علماء اور حفاظ کے علاوہ جناب خالد حسین قرأت سبعہ و عشرہ جامعہ ہذا سے فارغ ہو کر اپنے فارغ اوقات میں تجوید و قرأت کی تعلیم دے رہے ہیں' اس لحاظ سے جامعہ ہذا اہلسنت و الجماعت کے فن تجوید و قرأت سبعہ و عشرہ کی اعلیٰ ترین یونیورسٹی کی حیثیت حاصل کرلی ہے۔ اللہ رب العزت اس جامعہ کو پہلے سے بھی زیادہ ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

راقم الحروف احقر قاری محمد انور چشتی فاضل جامعہ ہذا و مدرس شعبہ تجوید و قرأت،

قاری محمد یوسف صدیقی رحمتہ اللہ علیہ
کی تازہ تصنیف

ضِیآءُ التَّجوِید

☆ رمضان المبارک میں شائع ہو رہی ہے
☆ فن تجوید و قرآت پر ایسی بے مثال تصنیف
جس کو پڑھنے کے بعد کسی
کتاب کی ضرورت نہیں

رعایتی قیمت پر حاصل کرنے کے لیے براہ راست رابطہ کیجئے

امہ پبلی کیشنز

19۔ایبٹ روڈ' مقابل ٹی وی سٹیشن' لاہور
فون : 6368363 فیکس :6364157

چند ایمان افروز کتابیں

از قلم: سید عبد الرحمن بخاری
ایم - اے، ایل ایل - ایم (گولڈ میڈلسٹ
ریسرچ آفیسر، قائد اعظم لائبریری لاہ

 اسلامی آداب

(قائد اعظم لائبریری، باغ جناح لاہو

 لمعات قربانی

(مکتبہ مجددیہ سلطانیہ، د

 القصاص فی الفقہ الاسلامی

(مرکز تحقیق، دیال سنگھ لائبریری لاہو

 اسلامی قانون کا نظریہ مصلحت

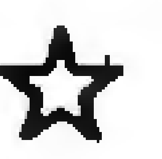
(قائد اعظم لائبریری لاہو

 اسلامی ریاست میں نفاذ عدل کے ادارے

(دیال سنگھ لائبریری لاہو

 عظمت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مکتبہ مجددیہ سلطانیہ، د

 فقہ اسلامی کی تدوین نو

(زیر ط

رابطہ دار الفکر، 1 - لوئر مال لاہور